نماز میں خشوع

کیوں اور کیسے؟

تالیف

علامہ محمد صالح المنجد

ترجمہ و تفہیم

ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور

www.KitaboSunnat.com

دار الکتب الاسلامیۃ دہلی
DARUL KUTUB AL ISLAMIA DELHI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قد افلح المؤمنون ○ الذین ھم فی صلاتھم خشعون ○

یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے، جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

۳۳ سببا للخشوع فی الصلاۃ

نماز میں خشوع

کیوں اور کیسے؟

تالیف

علامہ محمد صالح المنجد

ترجمہ و تفہیم

ابو عبدالرحمٰن شبیر بن

LEARNING & RESEARCH FOUNDATION
INDIA

دارالکتب الاسلامیۃ دہلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب:۔ نماز میں خشوع کیوں اور کیسے؟

مئولف:۔ علامہ محمد صالح المنجد

ترجمہ:۔ ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور

سن اشاعت:۔ جولائی 2002ء

ناشر:۔ دارالکتب الاسلامیہ دہلی

تعداد:۔ گیارہ سو

قیمت:۔ تیس روپے (30/=)

(ملنے کا پتہ)

دارالکتب الاسلامیہ

اردو مارکیٹ۔419مٹیا محل جامع مسجد دہلی 6

فون:3269123

مطبع: بھارت آفسیٹ، دہلی۔٦

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وبعد

نماز دین اسلام کے پانچ بنیادی ستونوں میں سے ایک اہم ستون ہے ،جس کا ہر مسلمان پر دن رات میں پانچ مرتبہ ادا کرنا فرض ہے ۔رسول اکرم ﷺ نے جس طرح نماز ادا فرمائی اسی طریقہ کے مطابق نماز ادا کرنا ضروری ہے نماز کی صحت کے لئے تعدیل ارکان کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے ایسی نماز جس میں خشوع وخضوع نہ ہو اور تعدیل ارکان کا لحاظ نہ رکھا گیا ہو وہ نماز باطل قرار پاتی ہے۔

زیر اشاعت کتاب میں نماز میں خشوع وخضوع کس طرح پیدا ہوتا ہے اسکے ۳۳ اسباب قرآن وحدیث کی روشنی میں تحریر کئے گئے ہیں، کتاب کے مرتب عالم اسلام کے معتبر عالم دین علامہ محمد صالح المنجد حفظہ اللہ ہیں۔

دارالکتب الاسلامیہ دہلی نے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کو معیاری انداز میں شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے ہماری دعا ہے کہ رب العالمین اس کتاب کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنی نمازیں درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے

وصلی اللہ علی النبی

شکیل احمد میرٹھی

دارالکتب الاسلامیہ دہلی

14 مارچ 2002

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ABU UMAIMAH OWAIS

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الَّذِی قَالَ فِی کِتَابِهِ الْمُبِينِ :
﴿ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ ﴾ وَقَالَ عَنِ الصَّلَاةِ : ﴿ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ○ ﴾ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَ سَيِّدِ الْخَاشِعِينَ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِينَ —— وَبَعْدُ :

دین کے عملی ارکان میں سب سے اہم رُکن نماز ہے اور نماز میں خشوع اختیار کرنا شریعت کا حکم ہے۔ اُدھر شیطانِ لعین نے پہلے روز سے عہد کر رکھا ہے کہ بنی آدم کو گمراہ کرکے چھوڑے گا' قرآن حکیم نے شیطان کے چیلنج کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے :

﴿ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ ﴾ (الاعراف : ۱۷)

"پھر مَیں لازماً آگے اور پیچھے' دائیں اور بائیں' ہر طرف سے ان کو گھیروں گا۔"

مختلف وسائل اور ذرائع کے ذریعے شیطان کی سب سے بڑی کوشش یہی رہی ہے کہ لوگوں کو باخشوع نماز سے دُور کر دے تاکہ لوگ ایک طرف اس عبادات کی لذت سے محروم ہو جائیں اور دوسری طرف اجر و ثواب سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ چونکہ بہت سارے لوگ شیطان کی یہ بات مان چکے ہیں' اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ سب سے پہلے زمین سے خشوع ہی کو اُٹھایا جائے گا اور ہم تو آخری زمانے میں آئے ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہم پر سچا ثابت ہو رہا ہے کہ:

"سب سے پہلے دین میں خشوع رخصت ہو گا اور سب سے آخر میں نماز۔ ایسا نمازی بھی ہو گا جس میں کوئی بھلائی نظر نہ آئے گی۔ اور وہ وقت دُور نہیں کہ تم مسجد میں جاؤ اور ایک آدمی بھی خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے والا نہ ملے"۔ [1]

انسان خود اپنے بارے میں بھی محسوس کرتا ہے اور گرد و پیش کے لوگ بھی شکایت کرتے ہیں کہ نماز میں وسوسے بہت آتے ہیں اور خشوع کی کمی ہے، چنانچہ اس موضوع پر قلم اُٹھانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

سب سے پہلے میں اس کتابچے کے ذریعے اپنے آپ کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں اور اس کے بعد اپنے مسلمان بھائیوں کو حقیقت خشوع بتلانا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ میری اس کوشش کو فائدہ مند بنا دے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلاَتِهِمْ خَاشِعُوْنَ○﴾

(المُؤمنون: ٢،١)

"ایسے اہلِ ایمان یقیناً کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔"

خشوع کا اصطلاحی مفہوم

"خشوع نام ہے سکون و اطمینان اور وقار و تواضع کے ساتھ (نماز کی) ادائیگی کا، جبکہ خشوع کا سبب اللہ کا خوف اور اُس کی نگرانی کا خطرہ ہو"۔ [2]

١) مدارج السّالکین، ٥٢١/١ ٢) تفسیر ابن کثیر، سورۃ المُؤمنون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ ہوا کہ ”خشوع ایسی کیفیت کا نام ہے کہ دل عاجزی و انکساری کے احساس کے ساتھ اللہ ربُّ العالمین کے سامنے کھڑا ہو“ (۳)

﴿ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ (البقرۃ: ۲۳۸) ”اللہ کے حضور عاجزی سے کھڑے رہو“ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مجاہدؒ ”قنوت“ کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں: ”قنوت یہ ہے کہ اللہ کے خوف کی وجہ سے جسم پُرسکون ہو' دل ڈر رہا ہو' آنکھیں جھکی ہوئی ہوں اور پہلو نرم پڑ چکے ہوں“۔ (۴)

اگرچہ خشوع کی اصل جگہ تو دل ہے لیکن اس کے اثرات اعضاء و جوارح پر ہوتے ہیں' کیونکہ جسمانی اعضاء دل کے تابع ہوتے ہیں۔ جب غفلت یا وسوسے کی وجہ سے دل کا خشوع ختم ہو جائے تو اعضاء و جوارح کی کیفیتِ عبادت بھی ختم ہو جاتی ہے' کیونکہ دل کی حیثیت بادشاہ کی ہے اور اعضاء لشکر کی حیثیت رکھتے ہیں' یہ دل کی بات مانتے ہیں اور اس کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں۔ جب دل احساسِ بندگی سے محروم ہو گیا تو گویا کہ بادشاہ معزول کر دیا گیا ہے' لہٰذا اس بادشاہ کی رعایا بھی ضائع ہو جائے گی۔ البتہ بناوٹی اور مصنوعی خشوع کا مظاہرہ کرنا تو سخت ناپسندیدہ ہے' کیونکہ یہ نفاق کی علامتوں میں سے ہے۔

خشوع کو پوشیدہ رکھنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ”منافقانہ خشوع سے بچ کر رہو“ کسی نے دریافت کیا: ”منافقانہ خشوع کیا ہوتا ہے؟“ فرمایا: ”جسم پر تو خشوع

۳) مدارج السّالکین' ۵۲۰/۱

۴) تعظیم قدر الصّلاۃ للمروزی' ۱۸۸/۱۔ تحقیق د/الفریوائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر آئے اور دل خشوع سے فارغ ہو۔"

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: "یہ بات مکروہ ہے کہ آدمی اتنے خشوع کا مظاہرہ کرے جتنا کہ دل میں نہ ہو"۔ ایک صاحب علم نے کسی کو کندھے جھکائے دیکھا تو سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "اے فلاں! خشوع یہاں ہوتا ہے' نہ کہ کندھوں میں!"(۵)

امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے ایمان بھرے خشوع اور منافقانہ خشوع میں فرق ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"ایمان بھرا خشوع وہ ہے جس میں دل اللہ کے حضور ڈر رہا ہو اس کی عظمت اور جلال کی وجہ سے' وقار' ہیبت اور حیا کے ساتھ۔ چنانچہ دل خوف' شرمندگی' محبّت اور حیا کے ساتھ ٹوٹا جا رہا ہو' اللہ کی نعمتیں یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کوتاہیوں کا بھی اعتراف ہو۔ نتیجتاً دل میں لازماً خشوع پیدا ہو جائے گا اور دل میں خشوع کے نتیجے میں اعضاء و جوارح پر بھی خشوع طاری ہو جائے گا۔ اس کے برعکس منافقانہ خشوع یہ ہوتا ہے کہ جسمانی اعضاء پر تو بناوٹی اور منافقانہ خشوع نظر آتا ہے مگر دل میں خشوع کی کیفیت نہیں ہوتی۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ جملہ ثابت ہے: "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ خُشُوْعِ النِّفَاقِ" (میں منافقانہ خشوع سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)۔ پوچھا گیا منافقانہ خشوع سے آپ کی کیا مُراد ہے؟ فرمایا: "یہ کہ جسم پر خشوع کی شکل نظر آئے اور دل خشوع سے خالی ہو"۔ چنانچہ صحیح معنیٰ میں اللہ کا خشوع رکھنے والا بندہ تو وہ ہے جس کی شہوات کی آگ ٹھنڈی ہو چکی ہو' دل سے اس کا دھواں بھی بجھ چکا ہو' عظمتِ خداوندی کا نور اس کے سینے میں جگمگا اُٹھا ہو' اللہ کا خوف

---

۵) مدارج السّالکین' ۵۲۱/۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وقار اس کے سینے میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہو جس کی وجہ سے اس کی نفسیاتی خواہشات مر چکی ہوں، جسمانی اعضاء کی اکڑ نکل چکی ہو، دل وقار سے بھر گیا ہو، اللہ سے لو لگا کر اسے اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہو، جو سکون و اطمینان اللہ کی طرف سے اس پر نازل ہوا ہو اس کی چھاؤں میں وہ اللہ کو یاد رکھتا ہو اور اس حال پر راضی و خوش ہو۔ اس کیفیت کی نشانی یہ ہے کہ اللہ کے جلال و عظمت کی خاطر وہ سجدہ ریز ہوتا ہو اور اپنے آپ کو بہت حد تک جھکا کر اور کمزور سمجھ کر اللہ کے حضور سجدہ میں گرتا ہو اور اُس وقت تک سجدہ سے سر نہ اُٹھاتا ہو جب تک رب سے ملاقات کا لطف نہ لے لیتا ہو۔ ایمان بھرے خشوع کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ البتہ متکبر دل کا حال کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ متکبر اپنے تکبر اور گھمنڈ میں ہی اِتراتا رہتا ہے۔ اس کی مثال اس سخت اور ترچھی زمین کی ہے جس پر پانی ٹکتا ہی نہیں۔

اس کے برعکس منافقانہ خشوع میں تصنع اور دکھلاوے کے سکون کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ دل اندر سے برائی کے لئے تیار اور شہوتوں کا طلبگار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ظاہر میں خشوع نظر آتا ہے اور اندرونِ خانہ وادی کے سانپ یا جنگل کے شیر کی طرح موقع کی تاک میں ہوتا ہے کہ جونہی شکار ہاتھ لگے اس پر حملہ کر دے۔

نماز میں خشوع صرف اُس آدمی کو نصیب ہو سکتا ہے جس نے اپنے دل کو نماز کے لئے فارغ کر لیا ہو اور دوسرے سارے کام چھوڑ کر اس میں لگ گیا ہو اور ہر کام کے مقابلے میں نماز اسے عزیز تر ہو۔ صرف اسی صورت میں نماز اس کے دل کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((.... جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ)) (٦)

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب آیت ۳۵ میں فرمایا کہ خشوع اختیار کرنا میرے نیک بندوں کی نشانی ہے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے مغفرت کا وعدہ اور اجرِ عظیم کی بشارت ہے۔

خشوع کے متعدد فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ نماز کی ادائیگی بندے کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ : ۴۵)

"اور (مصائب جھیلنے کے لئے) صبر اور نماز سے مدد لو۔ اور یہ یقیناً ایک کٹھن کام ہے' البتہ خشوع اختیار کرنے والوں کے لئے مشکل نہیں ہے۔"

معلوم ہوا کہ خشوع کا مقام بہت نادر ہے' کیونکہ بہت جلد یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے اور خاص طور پر اس زمانے میں خشوع عنقا ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((اَوَّلُ شَيْءٍ يُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْخُشُوْعُ' حَتّٰى لَا تَرٰى فِيْهَا خَاشِعًا)) (٧)

---

٦) مسند احمد' ۱۲۸/۳۔ علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح الجامع الصغیر' ح ۳۱۲۴

٧) المعجم الکبیر للطبرانی کے حوالے سے امام الہیثمی نے مجمع الزوائد ۳۲۶/۲' ح ۲۸۱۳ میں بیان کی ہے اور اسے حسن کہا ہے۔ علامہ البانی نے صحیح الترغیب میں اسے صحیح کہا ہے' ح ۵۳۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اِس اُمت میں سب سے پہلے خشوع ختم ہو گا' وہ زمانہ بھی آئے گا کہ تمہیں ایک بھی خشوع والا آدمی نظر نہ آئے گا۔"

سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے: نماز کی مثال لونڈی یا باندی کی ہے جو شہنشاہوں کے شہنشاہ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ تمہارا اُس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو فالج کی ماری یا ایک آنکھ سے معذور یا بالکل اندھی یا ہاتھ یا پاؤں کٹی یا مریضہ یا بد شکل یا مُردہ لونڈی شہنشاہِ عالم کے حضور پیش کرے؟ لہٰذا ایسی لونڈی کی مانند نماز کا کیا فائدہ جسے تقربِ الٰہی کی خاطر ایک بندہ اللہ کے حضور پیش کرے؟ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس تو طیّب ہے اور وہ صرف طیّب چیز ہی قبول فرماتا ہے' اور یہ کوئی طیّب کام نہیں ہے کہ نماز تو ہو لیکن اس میں روح نہ ہو۔ اسی لئے مُردہ غلام کو آزاد کرنے کو صحیح معنی میں کسی کو آزاد کرنا نہیں کہا جا سکتا۔ (مدارج السالکین ۱/۵۲۶)

خشوع کا حکم

راجح بات یہی ہے کہ خشوع واجب ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ ﴾ (البقرۃ: ۴۵) "اور صبر و نماز کے ذریعے تم مدد طلب کرو' اور یہ نماز کی ادائیگی بھاری ہے سوائے خشوع کرنے والوں کے"۔ جو لوگ خشوع نہیں کرتے اس آیت میں ان کی مذمت ہے اور مذمت اسی وقت ہوتی ہے جب کوئی فرض یا واجب ترک کرے یا حرام کام کا ارتکاب کرے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خشوع واجب ہے۔

خشوع کے واجب ہونے کی دوسری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلاَتِهِمْ خَاشِعُوْنَ○ ﴾

(المُؤْمِنون : ۱-۲)

"یقیناً فلاح پائی ان اہل ایمان نے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔"

آگے چل کر فرمایا :

﴿ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ○ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۗ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ○ ﴾ (المؤمنون : ۱۰-۱۱)

"یہی لوگ وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے' اس میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔"

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بتایا ہے کہ صرف ان صفات کے حامل لوگ ہی فردوس میں جائیں گے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو لوگ ان صفات کے مالک نہیں ہوں گے وہ فردوس میں نہیں جا سکیں گے۔ اور جب یہ طے ہو گیا کہ خشوع نماز میں واجب ہے اور خشوع سکون و انکساری کا نام ہے تو جس نے کوے کی طرح ٹھونگیں ماریں وہ سجدوں میں خشوع اختیار نہ کر سکا۔ اسی طرح جس نے پوری طرح رکوع سے سر نہ اُٹھایا' بلکہ سیدھا نیچے چلا گیا' اس نے بھی سکون سے کام نہیں لیا' کیونکہ سکون اطمینان ہی کا دوسرا نام ہے۔ چنانچہ جس نے اطمینان سے کام نہیں لیا اس نے سکون اختیار نہیں کیا اور جس نے پُرسکون طریقے سے کام نہیں کیا اس نے رکوع اور سجدے میں خشوع کو نہیں اپنایا' اور جس نے خشوع اختیار نہیں کیا وہ گنہگار اور نافرمان ٹھہرا۔ نماز میں خشوع کا وجوب رسول اللہ ﷺ کی تنبیہہ اور وعید سے بھی ثابت ہوتا ہے' جیسا کہ آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا حالتِ خشوع کے منافی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے والے کو وعید سنائی ہے تو معلوم ہوا کہ خشوع واجب ہے۔[۸]

خشوع کی فضیلت اور عدمِ خشوع پر وعید' دونوں صورتیں مندرجہ ذیل حدیث سے واضح ہو جاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تعالٰی' مَن اَحسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلاَّهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ' وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ' اِن شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ))[۹]

"اللہ تعالیٰ نے (بندوں پر) پانچ نمازوں کو فرض کیا ہے' جو آدمی اچھی طرح ان نمازوں کا وضو کرے اور انہیں وقت پر پڑھے' رکوع اور خشوع کا پوری طرح خیال رکھے' اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے لیا ہے کہ اسے بخش دے گا' اور جو آدمی یہ نہ کرے اُس کا اللہ پر کوئی ذمہ نہیں' چاہے اسے بخش دے اور چاہے سزا دے۔"

خشوع کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ نے یوں بھی فرمایا :

((مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ))[۱۰]

"جس کسی نے اچھی طرح سے وضو کیا' پھر دو رکعت نماز ادا کی' اپنے دل اور چہرے کو نماز پر متوجہ رکھا تو اس کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دیئے گئے۔"

---

۸) مجموع الفتاویٰ ۲۲/ ۵۵۳۔۵۵۸

۹) سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاۃ' باب المحافظۃ علی وقت الصّلوات' =

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَسبابِ خشوع

(خشوع کے ذرائع)

جب ہم نے نماز میں خشوع کے اسباب جمع کرنے شروع کئے تو معلوم ہوا کہ یہ اسباب دو طرح کے ہیں :

① ایسے اسباب کا حصول جو خشوع پیدا کرتے اور اسے مضبوط بناتے ہیں۔

② ایسے اسباب سے بچنا جو خشوع کو ختم کرتے ہیں یا اسے کمزور کرتے ہیں۔

جو کام خشوع کے لئے معاون بنتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا : دو قسم کے کام خشوع کے لئے معاون ہیں: (۱) خشوع پیدا کرنے والے اسباب طاقتور ہوں۔ (۲) خشوع سے دور کرنے والے اسباب کمزور ہوں۔

① خشوع پیدا کرنے والے اسباب کا طاقتور ہونا:

خشوع پیدا کرنے والے اسباب کے طاقتور ہونے سے مُراد ہے کہ بندہ جو کچھ کہہ رہا ہے اسے کوشش کرکے سمجھے' اور جو کچھ کر رہا ہے اس کی بھی اسے خبر ہو۔ قراءت' ذکر اور دُعا کے الفاظ و معانی پر غور کرے اور اس کے ذہن میں یہ

= ح ۴۲۵۔ یہی حدیث متعدد کتب حدیث میں موجود ہے۔

۱۰) صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا' ح ۱۵۸' و صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب صفۃ الوضوء و کمالہ' ح ۲۲۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ہردم تازہ ہو کہ وہ اللہ ربُّ العالمین سے گفتگو کر رہا ہے' کیونکہ نمازی جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے رب سے باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

"احسان" کی کیفیت رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی :

((اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ)) (۱۱)

"تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو' اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تو کم سے کم یہ خیال ضرور رہے کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔"

پھر بندہ جس قدر نماز کی لذّت کو محسوس کرلے گا تو اسی نسبت سے وہ نماز کی طرف کھنچتا چلا جائے گا۔ اس بات کا دار و مدار ایمان کی طاقت پر ہے' اور ایمان کو مضبوط کرنے والے کام بہت زیادہ ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے :

((حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ ' وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ)) (۱۲)

"تمہاری دنیا سے مجھے عورتیں اور خوشبو زیادہ پسندیدہ ہیں' اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔"

نیز فرمایا :

---

۱۱) صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب سوال جبریل النبی ﷺ' ح ۵۰' و صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان الایمان والاسلام والاحسان' ح ۹ و ۱۰

۱۲) مسند احمد ۳/۱۲۸' ۱۹۹' ۲۸۵ و سنن النسائی' کتاب عشرۃ النساء' باب حُبّ النساء' ح ۳۹۳۹' والمستدرک للحاکم ۲/۱۶۰۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے' صحیح الجامع ۳۱۲۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ يَا بِلَالُ)) (۱۳)

"اے بلال! ہمارے لئے نماز کے ذریعے راحت کا سامان کرو۔"

② خشوع کے آڑے آنے والے کاموں کو ختم کرنا:

جن غیر ضروری چیزوں کے بارے میں انسان سوچتا رہتا ہے پوری کوشش کر کے ایسی چیزوں کی یاد کو دل سے دُور کرنا۔ لہٰذا جو کام انسان کو مقصدِ نماز سے ہٹا دیتے ہیں ان پر غور کرنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں ہر انسان کا معاملہ الگ ہوتا ہے۔ کثرت سے وسوسے اسی انسان کو ہوتے ہیں جس میں شبہات کی کثرت ہو، و، شہوات میں گھرا ہوا ہو اور اُس کا دِل ایسی محبوب چیزوں میں اَٹکا ہوا ہو جن کو پانے کے لئے دل بے چین ہو، یا دل ایسی ناپسندیدہ چیزوں میں پھنس گیا ہو جن سے جان چھڑانا ضروری ہو"۔ (۱۴)

مذکورہ بالا تقسیم کی روشنی میں ہم نماز میں خشوع پیدا کرنے والے چند اسبابِ بیان کرتے ہیں :

---

۱۳) سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی صلاۃ العتمۃ، ح ۴۹۸۵، ۴۹۸۶

۱۴) مجموع الفتاویٰ ۲۲/۶۰۶-۶۰۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع پیدا کرنے یا مضبوط کرنے والے کاموں کا اہتمام کرنا

① نماز کی تیاری:

نماز کے لئے تیاری کے ضمن میں کئی کام آتے ہیں، مثلاً:

- مؤذن کے ساتھ ساتھ کلماتِ اذان کو دہرانا۔
- اذان کے بعد کی مسنون دُعا پڑھنا، جو کہ یہ ہے:

((اللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِی وَعَدْتَہٗ))(۱۵)

- اذان و اقامت کے درمیان دُعا کرنا۔
- عمدہ طریقے سے وضو کرنا کہ شروع میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھی جائے اور بعد میں مسنون اذکار پڑھے جائیں، مثلاً ((اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ))(۱۶)

دوسری دعا یہ ہے: ((اللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ))(۱۷)

- مسواک کا اہتمام کرنا۔ اس طرح سے منہ صاف ستھرا ہو جائے گا، کیونکہ تھوڑی دیر بعد قرآن کریم کی تلاوت کرنی ہے۔

---

۱۵) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، ح ۵۸۹

۱۶) صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، ح ۲۳۴

۱۷) سنن الترمذی، ابواب الطھارۃ، باب مایقال بعد الوضوء، ح ۵۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ((طَهِّرُوْا اَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْاٰنِ))(۱۸) "اپنے مُنہ کو قرآن کی خاطر پاکیزہ بناؤ۔"

○ صاف ستھرے کپڑے پہن کر اپنی زینت کا اہتمام کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف: ۳۱) "اے اولادِ آدم! ہر نماز کے وقت اپنی زینت کا اہتمام کرو"۔ اور اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق بنتا ہے کہ اس کی خاطر زینت کا اہتمام کیا جائے۔ علاوہ ازیں اچھے صاف ستھرے کپڑے پہننا ذہنی سکون کا موجب ہوتا ہے' جبکہ کام کاج یا سونے کے کپڑے الجھن پیدا کرتے ہیں۔

○ لباس ساتر ہو' جگہ پاک ہو' بروقت گھر سے نکلا جائے' مسجد کی طرف آرام اور وقار سے جایا جائے' انگلیاں نہ چٹخائی جائیں اور نماز کا انتظار کیا جائے۔ یہ سارے کام نماز کی تیاری میں شامل ہیں۔

○ صفیں سیدھی بنائی جائیں اور مل کر کھڑے ہوں' کیونکہ صفوں کے درمیان خالی جگہوں میں شیطان گھس آتے ہیں۔

② نماز میں اطمینان و سکون:

رسول اللہ ﷺ نماز میں پُرسکون طریقے سے کھڑے ہوتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی طبعی جگہ پر آجاتی تھی(۱۹)۔ نماز میں کوتاہی کرنے والے کو بھی آپ ﷺ نے اطمینان و سکون کا حکم دیا اور فرمایا:

((لَا تَتِمُّ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذٰلِكَ))(۲۰)

۱۸) کشف الاستار ۲۴۲/۱ ح ۴۹۶۔ علامہ البانی نے حدیث کو عمدہ قرار دیا ہے سلسلة الاحاديث الصحيحة ح ۱۲۱۳۔

۱۹) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب افتتاح الصلاۃ' ح ۷۳۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے کسی کی نماز اُس وقت تک پوری نہیں ہو گی جب تک وہ اس طرح نماز ادا نہ کرے"۔ (یعنی پُرسکون اور اطمینان سے نماز ادا کرے)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلاَتِهٖ)) قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ یَسْرِقُ صَلاَتَهٗ؟ قَالَ: ((لَا یُتِمُّ رُکُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا)) (٢١)

"سب سے بڑا چور نماز کا چور ہے"۔ کسی نے پوچھا: وہ کس طرح نماز کی چوری کرتا ہے؟ فرمایا: "نہ اس کا رکوع صحیح طریقے سے کرتا ہے اور نہ سجدہ۔"

حضرت ابو عبداللہ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((مَثَلُ الَّذِیْ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهٗ وَیَنْقُرُ فِیْ سُجُوْدِهٖ مَثَلُ الْجَائِعِ یَاْکُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَیْنِ لَا یُغْنِیَانِ عَنْهُ شَیْئًا)) (٢٢)

"جو آدمی نہ صحیح طریقے سے رکوع کرے اور سجدے میں بھی ٹھونگیں ہی مارے اس کی مثال اُس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک یا

---

٢٠) حوالہ سابقہ' باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود' ح ٨٥٨

٢١) المستدرک ١/٢٢٩ و مسند احمد ٥/٣١٠ و الاحسان ٥/٢٠٩' ح ١٨٨٨۔ حدیث صحیح ہے۔

٢٢) صحیح ابن خزیمہ ١/٣٣٢' ح ٦٦٥ و المعجم الکبیر للطبرانی ٤/١١٥' ح ٣٨٤٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو کھجوریں کھاتا ہے اور یہ دو کھجوریں اسے کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔"

جو آدمی اطمینان سے نماز ادا نہیں کرتا اس میں خشوع آہی نہیں سکتا' اس لئے کہ جلد بازی خشوع کو ختم کر دیتی ہے اور کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے تو ثواب ختم ہو جاتا ہے۔

③ نماز میں موت کو یاد کرنا:

اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

((اُذْكُرِ الْمَوْتَ فِيْ صَلاَتِكَ ' فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ الْمَوْتَ فِي صَلاَتِهِ لَحَرِيٌّ اَنْ يُحْسِنَ صَلاَتَهُ ' وَصَلِّ صَلاَةَ رَجُلٍ لاَ يَظُنُّ اَنَّهُ يُصَلِّي غَيْرَهَا)) (۲۳)

"دورانِ نماز موت کو یاد رکھو' جب انسان دورانِ نماز موت کو یاد کر لے تو یقیناً وہ نماز کو عمدہ اسلوب سے ادا کرے گا۔ اور اُس آدمی کی طرح نماز پڑھو جس کو یقین نہ ہو کہ اگلی نماز پڑھ سکے گا۔"

حضرت ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ کو اسی معنیٰ میں وصیت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((إِذَا قُمْتَ فِيْ صَلاَتِكَ فَصَلِّ صَلاَةَ مُوَدِّعٍ)) (۲۴)

"جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو تو اسے الوداعی نماز سمجھ کر ادا کیا کرو۔"

یعنی اس یقین کے ساتھ نماز ادا کیا کرو کہ مجھے اگلی نماز نہیں ملے گی۔ اور جب

---

۲۳) مسند الفردوس للدیلمی ۴۳۱/۱' ح ۱۷۵۵۔ علامہ البانی نے حدیث کو حسن کہا ہے۔

۲۴) مسند احمد ۴۱۲/۵ و سنن ابن ماجہ' کتاب الزُّھد' باب الحکمۃ' ح ۴۱۷۱۔ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر نمازی کو بالآخر مرنا ہی ہے' اور یقیناً آخری نماز کا مرحلہ بھی آنا ہے' تو جو نماز وہ ادا کر رہا ہے اس میں مکمل خشوع کا اہتمام کر لے' اسے کیا خبر کہ شاید یہ اس کی آخری نماز ہی ہو۔

④ قرآنی آیات اور اذکارِ نماز پر غور و فکر اور حسب حال ان کا جواب دینا:

قرآنِ حکیم غور و فکر کے لئے نازل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾ (صٓ: ۲۹)

"بابرکت کتاب ہم نے آپؐ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور و فکر کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔"

اور قرآن پر غور و فکر اُسی وقت ہو سکے گا جب پڑھنے والے کو اس کے معانی آتے ہوں گے۔ اس کے نتیجہ میں وہ سوچ بچار کر سکے گا اور بالآخر اس سے اثر قبول کر لے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴾ (الفرقان: ۷۳)

"اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو ان کے رب کی آیات یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ اس پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گر پڑتے۔"

اس موقع پر تفسیر (۲۵) کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ امام ابن جریر طبریؒ کہتے

۲۵) قرآن حکیم کو باترجمہ پڑھنا خاصا مفید ہے' لیکن اگر کسی مستند تفسیر کی روشنی میں پڑھا جائے تو فائدہ دوچند ہو جاتا ہے۔ اِس دَور میں احسن البیان اور تفہیم القرآن عام آدمی کے لئے مفید تفسیریں ہیں' دونوں کا انداز مختلف ہے اور اگر دونوں سے فائدہ=

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ "مجھے اس آدمی کے بارے میں بڑی حیرانی ہوتی ہے جو بلا سمجھے قرآن پڑھتا ہے' آخر اسے قرآن کی لذّت کیسے ملتی ہوگی؟"[۲۶]

آیاتِ قرآنیہ کو بار بار دہرانا اور معنی پر بار بار غور کرنا تدبّر کے لئے بہت زیادہ معاون ثابت ہوتا ہے' اور یہ نبی اکرم ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔ احادیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ ایک رات (نمازِ تہجد کے لئے) کھڑے ہوئے اور صبح تک ایک ہی آیت کو دہراتے رہے۔ وہ آیت یہ تھی :

﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾[۲۷] (المائدۃ : ۱۱۸)

"(اے اللہ!) اگر آپ انہیں عذاب دیں تو بھی یہ آپ کے بندے ہیں' اور اگر آپ انہیں معاف کر دیں تو یقیناً آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔"

اسی طرح جو دوسری چیز تدبّرِ آیات کے لئے معاون ہوتی ہے وہ ہے حسبِ حال اثر قبول کرتے ہوئے آیات کا جواب دینا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ الفاظ کو لمبا کر کے پڑھ رہے تھے۔ جب تسبیح والی آیت سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ تسبیح کرتے اور جب سوال کے قابل آیت سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ سوال کرتے اور جب تعوذ کے قابل آیت سے گزر ہوتا تو آپ ﷺ اللہ سے پناہ کی درخواست کرتے"۔[۲۸]

= اٹھایا جائے تو نور علیٰ نور ہے۔

۲۶) مقدمہ تفسیر الطبری از محمود شاکر ۱/۱۰۔

۲۷) صحیح ابن خزیمہ ۱/۲۷۱ و مسند احمد ۵/۱۴۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تو جب رحمت پر مشتمل آیت سے گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کا سوال کیا' جب عذاب والی آیت سے گزر ہوا تو اللہ سے پناہ کی درخواست کی' اور جب ایسی آیت آئی جس میں اللہ کی عظمت بیان ہوئی ہے تو تسبیح بیان کی"۔ (۲۹) یہ اندازِ قیام و قراءت تہجد کی نماز میں بیان ہوا ہے۔

حضرت قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ جو مشہور صحابی ہیں' ساری رات ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ہی پڑھتے رہے' مزید کچھ نہیں پڑھا۔ (۳۰)

جناب سعید بن عبید الطائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ رمضان میں امامت کروا رہے تھے' میں نے سنا کہ وہ بار بار صرف یہی آیت دہرا رہے تھے:

﴿فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ○ فِي الْحَمِيْمِ ۥ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ○﴾

(المؤمن / غافر: ۷۰-۷۲)

"عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔ جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں' جن سے پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف کھینچے جائیں گے اور پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔"

---

۲۸) صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین' باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل' ح ۷۷۲

۲۹) تعظیم قدر الصلاۃ ۱/ ۳۲۷

۳۰) مسند احمد ۳/ ۴۳ و صحیح البخاری' کتاب فضائل القرآن' باب فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ح ۴۷۲۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جناب القاسم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نماز میں کھڑے ہوئے اور بیس سے زیادہ مرتبہ ایک ہی آیت دہراتے رہے :

﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴾ (البقرۃ:۲۸۱)

"اُس دن (کی رسوائی و مصیبت) سے بچو جبکہ تم اللہ کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے' پھر وہاں ہر شخص کو اُس کی کمائی (ہوئی نیکی یا بدی) کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہو گا۔"

ابو عبداللہ القیسی بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم نے حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس قیام کیا تو آپ تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور فجر کی اذان تک ایک ہی آیت دہراتے رہے :

﴿ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۗ ﴾ (ابراھیم: ۳۴)

"اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔"

ہم نے صبح کو آپ سے دریافت کیا: اے ابو سعید! (حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی کنیت ہے) ساری رات آپ ایک ہی آیت پڑھتے رہے' آخر کیا ماجرا ہے؟ فرمایا: "اس میں عبرت کا سامان ہے۔ ایک دفعہ آنکھ بند کرنے اور ایک دفعہ کھولنے میں بھی نعمت ہے' اور جن نعمتوں کو ہم پہچانتے ہی نہیں ان کی تعداد کہیں زیادہ ہے"۔ [۳۱]

جناب ہارون بن رباب الاُسیدی رحمہ اللہ رات کو تہجد کے لئے کھڑے ہوتے اور کبھی کبھی یہی آیت صبح تک دہراتے رہتے اور روتے رہتے :

﴿ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ

۳۱) التذکار للقرطبی' ص ۱۲۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الانعام: ۲۷)

"اُس وقت وہ کہیں گے: کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوں۔"

قرآن حکیم کو زیادہ سے زیادہ زبانی یاد کرنا اور اسی طرح مختلف قسم کے اذکار جو نماز کے مختلف حصوں میں پڑھے جاتے ہیں ان کو یاد کرنا' تدبر کے لئے معاون ثابت ہوتا ہے' تاکہ آدمی مختلف اوقات میں ان کو پڑھتا رہے' انہیں یاد رکھے اور ان میں غور کرتا رہے۔ تدبر و تفکر' بار بار دہرانا اور آیات کا جواب دینا بلاشبہ خشوع کو زیادہ کرنے میں عظیم کردار رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾

(الاسراء: ۱۰۹)

"اور وہ روتے ہوئے مُنہ کے بل گر جاتے ہیں اور اِس (قرآن) کو سن کر ان کا خشوع اور بڑھ جاتا ہے۔"

ایک انتہائی پُر تاثیر واقعہ ہے جس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود قرآنی آیات پر کس قدر غور فرماتے تھے اور آپؐ پر خشوع کی کیفیت کس انداز سے طاری ہوتی تھی۔ حضرت عطاء بن رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جناب عبید بن عمیر نے درخواست کی کہ رسول اکرم ﷺ کے حوالے سے ہمیں کوئی ایسا واقعہ بتائیں جو آپ کو سب سے زیادہ بھلا لگا ہو۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایک رات رسول اللہ ﷺ تہجد کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اے عائشہ! آج مجھے اپنے رب کی عبادت کرنے دو"۔ مَیں نے کہا: "اللہ کی قسم! مجھے آپؐ کا قرب پسند ہے اور جو چیز آپؐ کو خوش کرے وہ بھی پسند ہے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور وضو فرمایا، پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آپؐ مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ آپؐ کی داڑھی گیلی ہو گئی، پھر آپؐ روتے رہے یہاں تک کہ قمیص کا اگلا حصّہ گیلا ہو گیا اور پھر روتے رہے حتیٰ کہ زمین بھی نمدار ہو گئی۔ اس دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپؐ کو نماز کا کہنے آ گئے۔ دیکھا کہ آپؐ رو رہے ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپؐ رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف کر دی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَ آيَاتٌ، وَيْلٌ لِمَنْ قَرَءَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ مَا فِيهَا: اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ....)) (۳۲)

"کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر کچھ آیات نازل ہوئی ہیں۔ اُس آدمی کی تباہی و بربادی ہے جو ان کو پڑھے اور ان میں غور نہ کرے اور یہ آیات ہیں ﴿ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ ﴾ (آل عمران: ۱۹۰) "زمین و آسمان کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری سے آنے میں ہوش مند لوگوں کے لئے بہت سی

---

۳۲) صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲،۳۸۶ ح ۶۲۰۔ شعیب الارناؤوط اور علامہ البانی نے حدیث کو سلسلۃ الاحادیث، ح ۶۸ میں قوی اور جید قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشانیاں ہیں۔"

سورۃ الفاتحہ کے بعد آمین کہنا بھی آیات کے جواب میں شامل ہے اور اس کا بہت بڑا اجر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا ' فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ))(۳۳)

"جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو' کیونکہ جس آدمی کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

اسی طرح جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے تو مقتدی "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہے' اس کا بھی بڑا اجر ہے۔ حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپؐ نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کہا: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ"۔ ایک آدمی نے پیچھے سے جواب میں کہا: "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ"۔ آپؐ نے نماز سے فراغت کے بعد دریافت کیا: "کس نے جواب دیا تھا؟" ایک آدمی نے کہا "مَیں نے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَاَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ))(۳۴)

---

۳۳) صحیح البخاری' کتاب صفۃ الصلاۃ' باب جھر الامام بالتامین' ح ۷۴۷ و صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب التسمیع والتحمید والتامین' ح ۴۱۰

۳۴) صحیح البخاری' کتاب صفۃ الصلاۃ' باب فضل اللّٰھم ربنا ولك الحمد' ح ۷۶۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَیں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا' ہر ایک اس جواب کو پہلے لکھنے کے لئے لپک رہا تھا"۔

⑤ ہر آیت پر رُکنا:

یہ اسلوب معنی کو سمجھنے اور غور کرنے کے لئے بہت زیادہ مفید ہے اور یہی رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپؐ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر رُک جاتے' پھر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○﴾ پڑھ کر رُک جاتے' پھر ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ○﴾ پڑھتے۔ اسی طرح ہر آیت پر رُکتے جاتے"۔[۳۵]

آیات پر رُکنا سُنّتِ نبویؐ ہے' چاہے اس آیت کا معنوی تعلق اگلی آیت سے باقی ہو۔

⑥ قرآن حکیم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور آواز کو خوبصورت بنانا:

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا○﴾ (المزّمل : ۴) "اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو"۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک ایک حرف کو بنا سنوار کر پڑھتے تھے[۳۶] اور آپ ﷺ ایک سورت اس ترتیل کے ساتھ پڑھتے کہ وہ اپنے حجم سے بڑی سورت سے بھی بڑی محسوس ہوتی[۳۷]۔

---

۳۵) سنن النسائی' ابواب القراءات' ح ۳۱۰۷ وسنن ابی داؤد' کتاب القراءات' ح ۴۰۰۱۔ حدیث صحیح ہے۔

۳۶) مسند احمد ۶/ ۲۹۴ وسنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' ح ۱۴۶۶ وسنن النسائی ۲/ ۵۳۳' ح ۱۰۲۱

۳۷) صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین' باب جواز النافلۃ قائمًا وقاعداً' ح ۷۳۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلدی جلدی پڑھنے کے مقابلے میں آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے میں غور و فکر اور خشوع کا زیادہ موقع مل جاتا ہے۔

اچھی اور خوبصورت آواز کے ساتھ تلاوت بھی خشوع کے لئے معاون ثابت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا :

((زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ ، فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا)) (۳۸)

"قرآن کو خوبصورت آواز کے ساتھ پڑھا کرو، کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں اور اضافہ کر دیتی ہے۔"

اچھی آواز میں پڑھنے سے مراد قرآن کو غیر ضروری لمبا کر کے پڑھنا نہیں ہے اور نہ ہی گانے والوں کے انداز میں پڑھنا مراد ہے، بلکہ اللہ کے خوف کے ساتھ ساتھ آواز میں خوبی پیدا کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ صَوتًا بِالْقُرْاٰنِ الَّذِیْ اِذَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقْرَءُ حَسِبْتُمُوْهُ يَخْشَى اللّٰهَ)) (۳۹)

"سب سے اچھا قرآن وہ آدمی پڑھتا ہے جس کو تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو تم کو یقین ہو کہ یہ آدمی اللہ سے ڈر رہا ہے۔"

⑦ نمازی کو معلوم رہے کہ اللہ اسکی نماز کا جواب دے رہا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز

---

۳۸) المستدرک للحاکم ۱/۵۷۵ و سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ۳۵۵، ح ۱۴۶۸

۳۹) سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ح ۱۳۳۹۔ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر رکھا ہے اور میرے بندے کا ہے جو وہ مانگ لے۔ پس جب بندہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "میرے بندے نے میری تعریف کی ہے"۔ اور جب بندہ ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "میرے بندے نے میری ثناء بیان کی ہے"۔ اور جب بندہ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے: "میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے"۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ اللہ تعالیٰ کہتا ہے "یہ میرے اور بندے کے درمیان ہے' اور میرے بندے نے جو مانگ لیا وہ اُس کا ہے"۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾ اللہ تعالیٰ کہتا ہے "یہ میرے بندے کا حق ہے اور جو میرے بندے نے مانگ لیا وہ اس کا ہوا"۔ (۴۰)

یہ حدیث بہت عظیم ہے۔ اگر ہر نمازی کے دھیان میں رہے تو اس میں خود بخود ہی بے انتہا خشوع پیدا ہو جائے اور اس پر سورۃ الفاتحہ کا عظیم اثر مرتّب ہو۔ اس طرح اُس کو احساس ہو جائے گا کہ اس کا رب اس سے گفتگو کر رہا ہے اور اس کی مُرادیں پوری کر رہا ہے [1] لہٰذا نمازی کو اس گفتگو کی قدر کرنی چاہیئے اور اس کو احترام دینا چاہیئے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

۴۰) صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب وجوب قراءۃ الفاتحہ' ح ۳۹۵

[1] گویا بقول علامہ اقبال ؂

اَفلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
اُٹھتے ہیں حجاب آخر' کرتے ہیں خطاب آخر!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب تم میں سے کوئی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو درحقیقت وہ اپنے رب سے باتیں کر رہا ہوتا ہے۔ اسے خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ کس انداز سے باتیں کر رہا ہے"۔ (۴۱)

⑧ اوٹ کے قریب نماز پڑھنا:

نماز میں جن کاموں کے ذریعے خشوع حاصل ہوتا ہے ان میں سے ایک سُترے (اوٹ) کا اہتمام کرنا اور اس کے قریب ہو کر نماز پڑھنا ہے۔ اس سے نمازی کی نگاہ محدود علاقے میں رہتی ہے' وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور لوگ بھی اس کے سامنے سے نہیں گزرتے' کیونکہ لوگوں کا سامنے سے گزرنا نمازی کو ذہنی طور پر پریشان کرتا ہے۔ اس طرح اجر کم ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیُصَلِّ اِلٰی سُتْرَۃٍ فَلْیَدْنُ مِنْھَا)) (۴۲)

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سامنے سُترہ (اوٹ) رکھ لے اور اس کے قریب ہو کر کھڑا ہو۔"

سُترے کے قریب کھڑے ہونے کا بہت فائدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی سُتْرَۃٍ فَلْیَدْنُ مِنْھَا' لَا یَقْطَعُ الشَّیطَانُ عَلَیْہِ صَلَاتَہٗ)) (۴۳)

"جب تم میں سے کوئی نماز میں سُترہ بنائے تو اس کے قریب کھڑے

---

۴۱) المُستدرك للحاكم ۱/۲۳۶۔ اور حدیث صحیح ہے۔

۴۲) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب الدنو من السُترۃ' ح ۶۹۵

۴۳) حوالہ سابقہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ اس طرح شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکتا۔"

سُترے اور نمازی کے درمیان تین ہاتھ (ساڑھے چار فٹ) کا فاصلہ ہونا چاہیئے' سجدہ گاہ اور سُترے کے درمیان اتنی جگہ ہو کہ بکری گزر سکے۔ یہ باتیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ (۴۴)

رسول اللہ ﷺ نے نمازی کو تاکید کی ہے کہ کسی کو اپنے اور سُترے کے درمیان سے نہ گزرنے دے۔ فرمایا:

((اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّی فَلَا یَدَعْ اَحَدًا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلْیَدْرَاْهُ مَا اسْتَطَاعَ ' فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِیْنُ)) (۴۵)

"جب تم میں سے کوئی نماز ادا کر رہا ہو تو کسی کو سامنے سے نہ گزرنے دے' جس حد تک ہو سکتا ہو گزرنے والے کو روکے' اور اگر وہ زبردستی کرے تو اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ گزرنے والے کے ساتھ شیطان ہے۔"

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "سُترے کی حکمت یہ ہے کہ نظر اس کے پار جانے سے رک جاتی ہے اور قریب سے گزرنے والا بھی رُک جاتا ہے" (۴۶) اور سُترہ شیطان کو بھی روکتا ہے جس کے گزرنے سے نماز ضائع ہو جاتی ہے۔

⑨ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر سینے پر باندھنا:

رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو دائیں ہاتھ کو بائیں

---

۴۴) صحیح البخاری' کتاب سُترة المُصلِّی' باب قدر کم ینبغی ان تکون بین المُصلی و السُّترة' ح ۴۷۴ و فتح الباری ۱/ ۶۸۴ ط الریان

۴۵) صحیح مسلم' کتاب الصلاة' منع المار بین یدی المصلی' ح ۵۰۵

۴۶) شرح صحیح مسلم ۴ ' ۲۱۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ پر رکھتے [۴۷] اور ان دونوں کو سینے پر رکھتے [۴۸]۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہم انبیاء کی جماعت کو حکم ملا ہے کہ ہم نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں کے اوپر رکھیں"۔ [۴۹]

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ نماز میں قیام کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کا کیا فائدہ ہے؟ آپؒ نے جواب دیا کہ غالب و عزیز ذات کے سامنے یہ عاجزی کی شکل ہے [۵۰]۔ امام ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ علماء نے بتایا ہے کہ نماز میں اس ہیئت میں کھڑے ہونے کی حکمت یہ ہے کہ:

۱) یہ ایک بے بس سوالی کا سا انداز ہے۔
۲) اس طرح کھڑے ہونا بے کار اور فضول کاموں سے روک دیتا ہے۔
۳) اور یہ خشوع کے قریب تر شکل ہے۔ [۵۱]

⑩ سجدہ گاہ پر نظر ٹکائے رکھنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں

---

۴۷) صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری' ح ۴۰۱

۴۸) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب وضع الیمنی علی الیسریٰ فی الصلاۃ' ح ۷۵۹۔ حدیث صحیح ہے۔

۴۹) المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۵۰' ح ۱۱۴۸۵۔ علامہ الہیثمی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ مجمع الزوائد ۳/۱۵۵' ح ۴۸۸۰

۵۰) الخشوع فی الصلاۃ لابن رجب' ص ۲۳

۵۱) فتح الباری ۲/۲۶۲ ط الریان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہوتے تو سر کو جھکا لیتے اور اپنی نگاہ کو زمین پر ٹکا دیتے (۵۲)۔ اور جب آپ ﷺ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو آپؐ نے نکلنے تک اپنی نگاہ کو سجدے کی جگہ سے نہیں ہٹایا (۵۳)۔ البتہ نمازی جب تشہد کے لئے بیٹھے تو جس انگلی کو ہلا کر اشارہ کر رہا ہو اس کی طرف دیکھتا رہے۔ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ "جب آپؐ تشہد کے لئے بیٹھتے تو انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرتے اور اپنی نگاہ کو اُسی پر جمائے رکھتے"۔ (۵۴)

دوسری روایت میں ہے: "آپ ﷺ نے شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا اور اپنی نگاہ کو اشارے پر ٹکائے رکھا"۔ (۵۵)

نماز میں آنکھیں بند کرنا:

بعض نمازیوں کے ذہن میں یہ سوال گردش کرتا رہتا ہے کہ دورانِ نماز آنکھیں بند کرنے کا کیا حکم ہے؟ بالخصوص جبکہ نمازی اس طرح اضافی خشوع محسوس کرتا ہو۔

جواب: یہ کام رسول اللہ ﷺ کی سُنّت کے خلاف ہے اور یہ بات قریب میں گزر چکی ہے۔ دورانِ نماز آنکھیں بند کرنے کا ایک نقصان تو یہ ہے کہ

---

۵۲) المستدرك للحاكم ۱/۴۷۹۔ علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ صفة الصلاة، ص ۸۹

۵۳) حوالہ سابقہ۔ علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ارواء الغليل ۲/۷۳

۵۴) صحيح ابن خزيمه ۱/۳۵۵، ح ۷۱۹ وصفة صلاة النبى للالبانى ص ۱۸۵

۵۵) مسند احمد ۴/۳ وسنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب الارشارة في التشهد، ح ۹۹۰۔ علامہ البانی نے حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح سجدے والی جگہ پر نظر ٹکانے والی سنّت رہ جاتی ہے اور تشہد میں شہادت کی انگلی کی طرف دیکھنے کی سُنّت بھی چھوٹ جاتی ہے۔ اس کے باوجود مسئلے کو تفصیل سے سمجھنا ضروری ہے۔ امام ابنِ قیم الجوزیہ رحمہ اللہ اس مسئلے کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں :

"دورانِ نماز آنکھیں بند کرنا نبی ﷺ کی سُنّت و ہدایت کا حصّہ نہیں ہے۔ اور یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ آپؐ تشہد میں اپنی نگاہ کو شہادت والی انگلی پر جمائے رکھتے اور آپؐ کی نگاہ انگلی سے آگے نہ بڑھتی۔

دورانِ نماز آنکھیں کھلی رکھنے کے متعدد دلائل ہیں' مثلاً :

نمازِ کسوف کے دَوران رسول اللہ ﷺ نے جنّت کے انگور دیکھے تو انہیں لینے کے لئے ہاتھوں کو بڑھایا۔ اسی طرح آپؐ نے آگ دیکھی' بلی کو باندھنے والی عورت دیکھی اور وہ آدمی دیکھا جو اپنی کھونڈی [۵۶] سے حاجیوں کا مال اُچک لیتا تھا۔ نیز آپ ﷺ نے اُس جانور کو بھی روک دیا جو آپؐ کے سامنے سے گزرنا چاہتا تھا اور ایک لڑکے کے علاوہ ایک لڑکی کو بھی آپؐ نے منع کر کے دوسری لڑکیوں میں بٹھا دیا۔ دورانِ نماز آپ ﷺ نے سلام کرنے والے کو بھی ہاتھ سے اشارہ کر کے جواب دیا۔ اس طرح کی متعدد احادیث موجود ہیں۔ ایک حدیث میں تذکرہ ہے کہ (نماز کے دوران) شیطان آپ ﷺ کے سامنے آ گیا تو آپؐ نے اسے پکڑ کر اس کا گلا دبا دیا اور آپؐ نے اسے کھلی آنکھ سے دیکھا تھا۔ مذکورہ بالا احادیث اور ان کے علاوہ دوسری احادیث سے بھی یہ یقینی علم ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں آنکھیں بند

---

۵۶) وہ لمبی چھڑی جسے بعض لوگ ضرورتاً یا عادتاً ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ اس کا ایک کنارہ کافی حد تک گولائی میں مڑا ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے تھے۔

البتہ آنکھیں بند کر کے نماز کے مکروہ ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ نے اسے مکروہ کہا ہے' انہوں نے کہا کہ دورانِ نماز آنکھیں بند کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے آنکھیں بند کرنے کو مباح قرار دیا ہے اور مکروہ نہیں کہا۔

صحیح رائے یہ ہے کہ اگر آنکھیں کھول کر نماز پڑھنے سے خشوع میں خلل نہ پڑتا ہو تو آنکھیں کھولنا افضل ہے۔ اور اگر آنکھیں کھولنے سے خشوع ختم ہو جاتا ہو' یا اس میں کمی آجاتی ہو تو آنکھیں بند کرنا افضل ہے' مثلاً سامنے بیل بوٹے بنے ہوں یا کچھ اس طرح کے نقش و نگار کئے گئے ہوں جن کی وجہ سے دل اس طرف متوجہ ہوتا ہو۔ اگر اصولِ شریعت اور مقاصد کو سامنے رکھا جائے تو کراہت کی بجائے ان حالات میں آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے ۔ واللہ اعلم۔

لہٰذا اصول یہ طے پایا کہ آنکھیں کھول کر نماز پڑھنا اصل سُنّت ہے' ہاں اگر کسی وجہ سے خشوع میں فرق آرہا ہو تو آنکھیں بند کرنے کی بھی اجازت ہے۔

(۱۱) انگلی کو ہلانا:

اس معاملے میں اکثر نمازی سُستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس لئے کہ انہیں اس کے عظیم فائدے کی خبر نہیں اور نہ ہی انہیں یہ خبر ہے کہ اس کام کا خشوع پر کیا اثر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ)) (۵۷) "اس طرح انگلی ہلانا شیطان پر لوہے سے زیادہ شدید اور

۵۷) مسند احمد ۱۱۹/۲۔ حدیث حسن ہے۔ ملاحظہ ہو الفتح الربانی ۱۵/۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناگوار ہے"۔ کیونکہ اس طرح انگلی ہلانا بندے کو اللہ تعالیٰ کی توحید کا سبق دیتا ہے اور اشارہ کرتا ہے کہ عبادت خالص اللہ کے لئے ہے' لہٰذا شیطان اسے انتہائی ناپسند کرتا ہے۔

اسی عظیم فائدے کے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو اس کی تاکید کرتے تھے اور خود اس کا اہتمام کرتے تھے۔ جن کاموں کو لوگوں نے اس دَور میں کم اہم یا مہمل سمجھ رکھا ہے ایسے کاموں کو صحابہ رضی اللہ عنہم بڑے التزام کے ساتھ کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات میں اس طرح کے واقعات بھی موجود ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے وعدہ لیتے تھے کہ اس کام میں سُستی نہ ہو۔ شہادت کی انگلی ہلانے کے بارے میں سُنّت یہ ہے کہ جب تک نمازی تشہد کی حالت میں بیٹھا رہے' انگلی اٹھی رہے' حرکت کرتی رہے اور قبلہ کی طرف اشارہ کرتی رہے۔

⑫ قرآن حکیم کی سورتوں' آیتوں' اذکار اور دعاؤں کو ادل بدل کر پڑھنا:

اس طرح نمازی کو روزانہ نئے معانی کا احساس ہوتا ہے اور آیات واذکار میں مذکور مختلف مضامین کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن جس کو چند ایک سورتیں اور

= بعض لوگ انگلی ہلانے کو مہمل عمل سمجھتے ہیں حالانکہ یہ صحیح و ثابت سُنّت کا حصہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندگی بھر کا عمل اس کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ احناف کے نزدیک انگلی کو اٹھانا اور ہلانا مسلسل نہیں بلکہ شہادت کے وقت ایک مرتبہ ہے۔ اس کا ثبوت سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو نہیں ہے' کسی صحابی یا غیر صحابی کا عمل ہو تو اسے سُنّت رسول کے مقابلے میں لانا خاصی بڑی جرأت کی بات ہے' لہٰذا مسنون یہی ہے کہ دورانِ تشہد مسلسل انگلی کو قبلہ رخ حرکت میں رکھا جائے۔ مزید تفصیل و دلیل کے لئے صفۃ صلاۃ النبی ص ۱۵۸' تالیف علامہ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

(ابو عبد الرحمٰن غفر اللہ لہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخصوص دعائیں یاد ہوں وہ اس لذّت سے محروم رہتا ہے۔ آیات واذ کار کو ادل بدل کر پڑھنا سُنّت کا حصّہ ہے اور اس طرح خشوع میں بھی اضافہ ہو تا ہے۔

جب نماز میں تلاوت اور ذکر کے معاملے میں ہم رسول اللہ ﷺ کی سُنّت پر غور کریں تو ہمیں اس طرح کا تنوّع نظر آتا ہے کہ نماز کی ابتداء میں "دعائے استفتاح" مندرجہ ذیل شکلوں میں ملتی ہے:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَایَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ))(۵۸)

دوسری دعاءِ استفتاح اس طرح ہے:

((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ))(۵۹)

تیسری دعا کے الفاظ یوں ثابت ہیں:

---

۵۸) صحیح البخاری، کتاب صفۃ الصلاۃ، باب مایقول بعد التکبیر ح ۷۱۱۔ وصحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ ح ۵۹۸

۵۹) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب الدُّعاء فی صلاۃ اللیل ح ۷۷۱، و صحیح ابن حبان ۵/۶۹ ح ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴ و سنن ابی داؤد، کتاب الدّعوات، باب ما تستفتح بہ الصلاۃ من ح ۷۶۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ)) (۶۰)

ان کے علاوہ بھی دعائیں اور اذکار ثابت ہیں۔ نمازی کو چاہیئے کبھی پہلی دعا پڑھ لے، کبھی دوسری اور کبھی تیسری۔ اس طرح ان سب کو ادل بدل کر پڑھتا رہے۔

نمازِ فجر میں رسول اللہ ﷺ "طوالِ مفصّل" سورتیں پڑھا کرتے تھے، مثلاً سورۃ الواقعہ، سورۃ الطُّور، سورۂ ق۔ ان کے علاوہ سورۃ الروم، سورۂ یٰسین، سورۃ الصافات، سورۃ الجمعہ، سورۃ السجدہ اور سورۃ الدہر بھی ثابت ہیں۔ البتہ کبھی کبھی نسبتاً چھوٹی سورتیں پڑھ لیتے تھے، مثلاً سورۃ التکویر، سورۃ الزلزال، المعوّذتین (آخری دونوں "قل")

نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعت میں آپ ﷺ تیس تیس آیتیں پڑھتے تھے۔ اس طرح سورۃ الطارق، سورۃ البروج اور سورۃ اللیل بھی ثابت ہیں۔

نمازِ عصر کی پہلی دو رکعت میں پندرہ پندرہ آیتیں ثابت ہیں۔ علاوہ ازیں سورۃ البروج، سورۃ الطارق اور سورۃ اللیل بھی ثابت ہیں۔

نمازِ مغرب میں بالعموم "قصارِ مفصّل" (چھوٹی سورتیں) پڑھتے، مثلاً سورۃ التین یا اس سے ملتی جلتی، البتہ کبھی کبھی سورۂ محمد، سورۃ المرسلات اور سورۃ الطُّور بھی پڑھی ہیں۔

---

۶۰) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من رأی الاستفتاح بسبحانك ح ۷۷۵ و ۷۷۶ والمستدرك للحاکم ۲۳۵/۱ و سنن الترمذی ۹/۲ ح ۲۴۲/۲۴۳ و سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ ح ۸۰۴ و ۸۰۶۔ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز عشاء میں "اوساطِ مفصّل" (درمیانی سورتیں) پڑھتے، مثلاً سورۃ الشمس اور سورۃ الانشقاق وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ نماز عشاء میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ القلم اور سورۃ اللیل سے بڑی سورتیں نہ پڑھیں۔

البتہ نمازِ تہجد میں آپ ﷺ خوب لمبی لمبی قراءت فرماتے۔ کبھی ایک رکعت میں دو سو آیات پڑھتے، کبھی سو آیات پڑھتے اور کبھی پچاس پر اکتفا کرتے۔

رکوع کی دعائیں: رکوع کی دعائیں مختلف الفاظ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں، مثلاً:

۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

۲) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

۳) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ

۴) اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

قومہ کی دعائیں: رکوع سے اٹھنے کے وقت آپ ﷺ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے، اس کے بعد مندرجہ ذیل دعاؤں سے کوئی ایک پڑھتے:

۱) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۲) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

۳) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

بسا اوقات مذکورہ الفاظ کے ساتھ یہ دعا پڑھتے:

مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اس دعا کی بجائے یہ دوسری دعا ملاتے:

اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

سجدے کی دعائیں: مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھنا ثابت ہے:

۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

۲) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ

۳) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلاَئِكَةِ وَالرُّوْحِ

۴) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

۵) اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ ' سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ ' تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

تشہد کی دعائیں: تشہد بھی مختلف الفاظ کے ساتھ ثابت ہے' مثلاً:

۱) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

۲) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

۳) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

(اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کے بعد الفاظ یکساں ہیں جو کہ معروف ہیں' فرق صرف ابتدائی کلمات میں ہے)

نمازی کو چاہیے کبھی ایک طریقے سے تشہد پڑھے اور کبھی دوسرے طریقے سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف کے الفاظ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ' اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

دوسری روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ' وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

ایک روایت میں ان الفاظ کے ساتھ درود شریف بیان ہوا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

اذکار اور دعاؤں کے مختلف الفاظ سُنّتِ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ مسنون یہی ہے کہ ان ساری دعاؤں کو ادل بدل کر پڑھا جائے۔ اور اگر کسی ایک دعا کا صرف اس لئے التزام کرے کہ وہ کتب حدیث میں دوسری دعاؤں کے مقابلے میں زیادہ ثابت ہے' یا کسی صحابی کے سوال پر آپ نے یہ ذکر یا دعا سکھائی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ مختلف دعاؤں کا التزام زیادہ بہتر ہے۔ (۶۱)

---

۶۱) سبب نمبر ۱۲ میں مختلف روایات واحادیث کی طرف اشارہ ہے۔ طوالت کے پیش نظر =

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) سجدۂ تلاوت کرنا

آدابِ تلاوت میں یہ بات شامل ہے کہ جب سجدے والی آیت سے گزر ہو تو سجدہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں انبیاء کرام اور نیک لوگوں کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی ہے' فرمایا: ﴿ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝ ﴾ (مریم : ۵۸) "جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں۔"

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: "علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام اور صالحین کی اقتداء میں اور ان کے طریقے کی پیروی کرتے ہوئے یہاں سجدہ کرنا ضروری ہے"۔ (۶۲)

نماز میں سجدۂ تلاوت کا عظیم مقام ہے اور اس سے خشوع میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ ﴾ (الاسراء : ۱۰۹) "اور وہ ٹھوڑیوں کے بل (مُنہ کے بل) گرتے ہیں' روتے ہیں' (نتیجتاً) اللہ ان کے خشوع میں اضافہ کر دیتا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت کی اور دَورانِ نماز سجدہ فرمایا۔

= ہم نے تخریج نہیں کی۔ اصحابِ علم تو متونِ کتب حدیث کی طرف رجوع کر لیں' دلیل مل جائے گی۔ البتہ عام آدمی علامہ محمد ناصرالدین الالبانی رحمہ اللہ کی معرکۃ الآراء کتاب "صفة صلاة النبي ﷺ" کا ترجمہ دیکھ لیں جو کہ پاکستان میں دستیاب ہے' تو بات بن جائے گی۔ علاوہ ازیں اذکار وغیرہ کا ہم نے عمداً ترجمہ نہیں کیا تاکہ بات لمبی نہ ہو جائے۔ ان اذکار کا ترجمہ بھی آپ کو حوالہ شدہ کتاب سے مل جائے گا۔

۶۲) تفسیر ابن کثیر ط ۲۳۸/۵ ط دار الشعب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مَیں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز ادا کی' آپؓ نے سورۃ الانشقاق (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ) کی تلاوت کی اور سجدہ کیا' مَیں نے دریافت کیا تو آپؓ نے فرمایا: "میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا ہے' چنانچہ میں آپ سے ملاقات تک سجدہ کرتا ہی رہوں گا"۔ (۶۳)

چنانچہ نماز میں سجدۂ تلاوت کا اہتمام رہنا چاہیئے' بالخصوص جبکہ سجدۂ تلاوت شیطان کو ذلیل و رسوا کرتا ہے اور اسے رلاتا ہے۔ اس طرح نمازی کے خلاف شیطان کی چال کمزور پڑ جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا قَرَءَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ: يَا وَيْلِيْ اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ)) (۶۴)

"جب کوئی آدمی سجدہ والی آیت پڑھ کر سجدہ کرلے تو شیطان روتے ہوئے دُور ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: میرا ستیاناس! آدمی کو سجدے کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کرلیا' اس کے لئے جنّت ہے' اور مجھے بھی سجدے کا حکم ملا تھا لیکن میں نے انکار کردیا' میرے لئے جہنم ہے۔"

---

۶۳) صحیح البخاری' کتاب صفة الصّلاة' باب الجهر بالعشاء ح ۷۳۲۔ و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصّلاة' باب سجود التِّلاوة ح ۵۷۸

۶۴) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان اسم الکفر علٰی من ترک السجدة ح ۸۱ و مسند احمد ۲/ ۴۴۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) اللہ تعالیٰ سے شیطان کی پناہ مانگنا

شیطان ہمارا دشمن ہے۔ وہ اپنی دشمنی نکالنے کے لئے نمازی کو وسوسے میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ اس کا خشوع ختم ہو جائے' یا وہ بھول ہی جائے کہ نماز میں ہے (خیالوں میں کہیں اور گھومتا رہے)۔ جو شخص بھی ذکر' تلاوت یا کسی عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجّہ ہوتا ہے اس کو وسوسے گھیر لیتے ہیں۔ چنانچہ بندے کو چاہیئے کہ وہ ثابت قدم رہے اور صبر کرتا رہے اور ذکر و نماز میں مشغول رہے اور دل چھوٹا نہ کرے۔ اگر وہ ڈٹا رہے گا تو شیطان کی ساری چالیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا۝ ﴾ (النساء : ٧٦)

"یقیناً شیطان کی چال بہت کمزور ہوتی ہے۔"

• بندہ جب بھی دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجّہ ہونا چاہتا ہے تو شیطان کئی طرح کے خیالات لے کر پہنچ جاتا ہے۔ شیطان کی مثال ڈاکو کی سی ہے۔ جونہی بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف چلتا ہے وہ راستے میں آ کھڑا ہوتا ہے۔ کسی صاحبِ علم سے پوچھا گیا کہ یہود و نصاریٰ کا دعویٰ ہے کہ ہمیں وسوسہ نہیں ہوتا' کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے فرمایا : "وہ سچ کہتے ہیں' اُجڑے گھر میں آ کر شیطان کیا کرے گا؟"

اسی بات کو ایک اور مثال سے سمجھیں : تین گھر ہیں' ایک بادشاہ کا گھر ہے جس میں خزانے ہیں' سونا ہے اور ہیرے جواہرات ہیں۔ دوسرا عام آدمی کا گھر ہے جس میں اس کی حیثیت کے مُطابق کچھ جمع پونجی' سونا اور ہیرے جواہرات ہیں' البتہ بادشاہ کے خزانوں کے برابر نہیں۔ تیسرا گھر بالکل خالی ہے۔ اس شہر میں چور داخل ہوا' اسے کسی ایک گھر سے چوری کرنی ہے۔ ذرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کریں وہ کس گھر سے چوری کرے گا؟[۶۵]

جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے اندر داخل ہو جاتا ہے' کیونکہ بندہ عظمت و قربت والے مقام پر کھڑا ہے اور شیطان کو اس پر بہت غُصّہ آتا ہے اور اس کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ شیطان پورا زور لگاتا ہے کہ اسے (نمازی کو) اس حال پر نہ رہنے دے۔ وہ اس سے وعدے کرتا ہے' اس کو امیدیں دلاتا ہے اور اسے بھلانے کی کوشش کرتا ہے' اور شیطان اپنے سوار اور پیادہ دونوں قسم کے لشکروں کو لے کر اس پر حملہ آور ہو جاتا ہے تاکہ اس کے دل سے نماز کی عظمت نکال دے۔ چنانچہ (شیطان چاہتا ہے کہ نمازی) پہلے نماز کے بارے میں سُستی کرے' اور بالآخر کلیتاً اسے چھوڑ دے۔ اگر شیطان کا یہ وار خالی جائے' بندہ اس کی چالوں میں نہ آئے اور عملاً جا کر نماز شروع کر دے تو اللہ کا دشمن دوبارہ حملہ آور ہوتا ہے اور اس کی سوچ کو اِدھر اُدھر گھماتا ہے اور اس کے دل میں آکر ڈیرہ ڈال لیتا ہے۔ جو کام اس کے سان گمان میں بھی نہ تھے انہیں یاد دلاتا ہے' حتیٰ کہ جو کام نمازی بھول چکا تھا اور ان کے بارے میں مایوس ہو گیا تھا وہ بھی یاد دلا دیتا ہے' تاکہ اس کے دل کو نماز سے دُور کر دے اور اسے اللہ کی رحمت سے بھی دُور کر دے۔ چنانچہ وہ بظاہر نماز میں کھڑا ہوتا ہے لیکن دل نماز میں نہیں ہوتا' لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو توجہ' شفقت' قرب اور رحمت دل لگا کر نماز پڑھنے والے کو ملنی چاہیئے اس سے یہ شخص محروم رہتا ہے۔ نتیجتاً جس طرح اپنی لغزشوں اور گناہوں کے بوجھ لے کر نماز میں داخل ہوا تھا اسی طرح باہر نکل آتا ہے' کیونکہ نماز تو اُس آدمی کے گناہوں کا کفّارہ بنتی ہے جو نماز کا

---

۶۵) الوابل الصیب ص ۴۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق ادا کرے' مکمل خشوع اختیار کرے' دل اور جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دے۔ (٦٦)

شیطانی وسوسے کا علاج:

شیطانی چالوں کا مقابلہ کرنے اور اس کے وسوسے کو ختم کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے درج ذیل نسخہ تجویز فرمایا ہے:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شیطان میری نماز میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور مجھے قرآن بھلا دیتا ہے' اس کا علاج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) (٦٧)

"اس قسم کے شیطان کو "خِنزب" کہتے ہیں۔ جب تمہیں احساس ہو جائے تو اس کی چالوں سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ میں آ جاؤ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ لو) اور تین دفعہ بائیں طرف تھوک دو۔"

ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں "مَیں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شیطان کے شر سے بچا لیا۔"

شیطان کی چالوں سے بچنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے نمازی آدمی کو ایک اور علاج بھی بتایا ہے' فرمایا:

---

٦٦) الوابل الصَّيِّب ص ٣٦

٦٧) صحيح مسلم' كتاب السلام' باب التعوذ من وسوسة الشيطان في الصلاة ح ٢٢٠٣ ومسند احمد ٢١٦/٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّ اَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يُدْرِيْ كَمْ صَلّٰى، فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) (۶۸)

"تم میں سے کوئی جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان پہنچ جاتا ہے' اس کو مغالطے میں مبتلا کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اُسے خبر ہی نہیں رہتی کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ چنانچہ جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت درپیش ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے۔"

شیطان کی ایک چال اور ہوتی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِيْ دُبُرِهٖ اَحْدَثَ اَمْ لَمْ يُحْدِثْ، فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ، فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيحًا)) (۶۹)

"جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو اور اپنی پیٹھ (پاخانے کی جگہ) میں کوئی تشویش محسوس کرے' اسے یقین نہ ہو رہا ہو کہ وضو ٹوٹ گیا ہے یا کہ نہیں ٹوٹا ہے' تو اُس وقت تک نماز سے نہ ہٹے جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کرلے۔"

بلکہ شیطان کی چال تو بہت دُور تک اثرانداز ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل درج

---

۶۸) صحیح البخاری' کتاب السہو' باب السہو فی الفرض و التطوع ح ۱۱۷۵' صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب السہو فی الصلاۃ والسجود لہ ح ۳۸۹

۶۹) صحیح مسلم' کتاب الطہارۃ' باب ۲۶ ح ۳۶۲ و سنن ابی داؤد' کتاب الطہارۃ' باب اذا شكَّ فی الحدث ح ۱۷۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل حدیث سے معلوم ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی کو نماز میں خیال گزرتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے حالانکہ فی الواقع اس کا وضو نہیں ٹوٹا ہوتا' اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى يَفْتَحَ مَقْعَدَتَهٗ فَيُخَيِّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ اَحْدَثَ وَلَمْ يُحْدِثْ ' فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتَ ذٰلِكَ بِاُذُنِهٖ اَوْ يَجِدَ رِيْحَ ذٰلِكَ بِاَنْفِهٖ)) (۷۰)

"شیطان نمازی کے پاس دورانِ نماز آتا ہے تو اس کی سرین کھول دیتا ہے۔ نمازی کو وہم لگ جاتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے حالانکہ اس کا وضو نہیں ٹوٹا ہوتا۔ جب کسی کو ایسی صورتِ حال سے واسطہ پڑے تو جب تک اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا اپنی ناک سے بدبو نہ محسوس کر لے اُس وقت تک ہرگز نماز توڑ کر نہ جائے۔"

⑮ سلف صالحین (۷۱) کی حالت نماز پر غور کرنا:

سلف صالحین کی نماز پر غور کرنے سے خشوع میں اضافہ ہوگا اور ان کی پیروی کرنے کا جذبہ ابھرے گا۔ چشمِ تصوّر سے ذرا دیکھو کہ ان محترم ہستیوں

۷۰) المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۱۷ ح ۱۱۵۵۶ و کشف الاستار ۱/ ۱۴۷ ح ۲۸۱۔ حدیث حسن ہے۔ ملاحظہ ہو مجمع الزوائد ۱/ ۲۴۲ ح ۱۲۴۸

۷۱) "سلف صالحین" سے مراد عام طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لئے جاتے ہیں۔ لیکن تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ میں سے نیک لوگوں کو شامل کرنے میں بھی کچھ حرج نہیں۔ بعض لوگوں نے بعد کے زمانے کو بھی شامل کر لیا ہے۔ بہرحال اصطلاح اپنانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے جب کوئی جائے نماز پر کھڑا ہو جاتا اور اللہ کا کلام پڑھنا شروع کرتا تو اس کے دل میں یہ خیال گھر کر جاتا کہ بلاشبہ اسی شکل میں لوگ ایک دن اللہ ربُّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اس تصور کے ساتھ ہی اس کا دل بے قرار ہو جاتا اور اس کی عقل کام کرنا چھوڑ دیتی۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: "سلف صالحین میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا تو اللہ کے ڈر کی وجہ سے کسی چیز کی طرف نگاہ نہ اٹھاتا' نہ ہی منہ موڑتا' نہ ہی کنکریوں سے کھیلتا' نہ کسی اور چیز میں مشغول ہوتا اور نہ ہی دنیا کی باتوں سے دل کو بہلاتا۔ بس کہیں بھول چوک سے ایسا ہو گیا تو الگ بات ہے' وہ بالارادہ نماز میں ایسی حرکت نہ کرتا تھا"۔ (۷۲)

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کا یہ حال تھا کہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے ایسے معلوم ہوتے جیسے کسی نے لکڑی گاڑ دی ہے۔

حضرت سلمہ بن بشار رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے' اچانک مسجد کا ایک حصہ گر گیا' لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور وہ نماز پڑھتے رہے' انہیں خبر ہی نہ ہوئی۔ بعض بزرگ اس طرح ہوتے جیسے پھینکا ہوا کپڑا ہوتا ہے۔ بعض حضرات پر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کا اتنا اثر ہوتا کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو ان کا رنگ بدلا ہوا ہوتا۔ ایسے لوگ بھی تھے جنہیں نماز میں یہ خبر بھی نہ ہوتی کہ ان کے دائیں کون ہے اور بائیں کون؟

ایک صاحب جب نماز کے لئے وضو کرتے تو ان کا رنگ پیلا پڑ جاتا۔ کسی نے پوچھا جب آپ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں آپ کی حالت بگڑ جاتی ہے' کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: "مجھے خوب خبر ہے کہ کس کے سامنے حاضری

---

۷۲) تعظیم قدر الصلاۃ ۱/۱۸۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے جا رہا ہوں۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب نماز کھڑی ہو جاتی تو آپؓ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور قدم ڈگمگانے لگتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: آپ کی یہ حالت کیوں ہو جاتی ہے؟ فرمایا: واللہ! اس بھاری امانت کی ادائیگی کا وقت آن پہنچا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں' زمین اور پہاڑوں کے سامنے رکھا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس ذمہ داری سے ڈر گئے' البتہ میں نے یہ ذمہ داری قبول کر لی۔"

حضرت سعید التنوخی رحمۃ اللہ علیہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ کے آنسو رخساروں سے گزرتے ہوئے مسلسل داڑھی تک گرتے رہتے۔ ایک تابعی کے بارے میں یہ خبر ملی ہے کہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو ان کا رنگ بدل جاتا اور کہا کرتے تھے: کیا تمہیں خبر ہے کہ میں کس ذات کے سامنے کھڑا ہو کر باتیں کروں گا؟ تم میں سے کس کے دل میں اللہ کا خوف اس شکل میں موجود ہے؟

جناب عامر بن عبدالقیس رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا: کیا تم دَورانِ نماز اپنے من سے باتیں کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: کیا کوئی چیز نماز سے بھی زیادہ محبوب ہو سکتی ہے کہ نماز چھوڑ کر اس کی باتیں کروں؟ لوگوں نے کہا: ہم تو نماز میں اپنے من سے باتیں کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ باتیں جنت اور حوروں سے متعلق ہوتی ہیں؟ لوگوں نے کہا: ایسا تو نہیں' بلکہ اہل خانہ کی باتیں کرتے ہیں' مال و جائیداد کی باتیں کرتے ہیں' تو آپ نے فرمایا: "میرے جسم میں نیزے پیوست ہو جائیں تو مجھے اچھا لگے' البتہ ایسی باتیں مجھ سے نہ ہوں گی۔"

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تین موقعوں کی مناسبت سے مجھ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین خوبیاں ہیں' اگر ہر وقت کے اعتبار سے مجھ میں خوبیاں آجائیں تو میں عظیم مقام پر پہنچ جاؤں' اور وہ خوبیاں یہ ہیں:

(۱) جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو اپنے مَن سے صرف نماز ہی کی باتیں کرتا ہوں۔

(۲) جب میں رسول اکرم ﷺ سے کوئی بات سنتا ہوں تو اس کے حق ہونے میں ذرا سا بھی شک نہیں ہوتا۔

(۳) جب میں جنازے کے ساتھ ہوتا ہوں تو اپنے دل میں یہی باتیں کرتا ہوں کہ اس جنازے سے کیا پوچھا جائے گا اور یہ کیا جواب دے گا؟

حضرت حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: حکم کے مُطابق مَیں عمل کرتا ہوں' ڈرتے ڈرتے چلتا ہوں' ثواب کی نیت سے کام شروع کرتا ہوں' اللہ کی عظمت کو ذہن میں رکھ کر "اللہ اکبر" کہتا ہوں' غور و فکر کرتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھتا ہوں' خشوع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں' انکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں' سلیقے سے تشہد کے لئے بیٹھتا ہوں اور ثواب کی نیت کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔ اس طرح اللہ کے لئے خالص کر کے نماز کو مکمل کرتا ہوں۔ اللہ کے خوف کے ساتھ اپنے نفس کا حساب کرتا رہتا ہوں۔ اس کے باوجود مجھے ڈر ستاتا رہتا ہے کہ کہیں میری عبادت اکارت نہ چلی جائے۔ لہٰذا پوری کوشش کر کے موت تک اپنے اعمال کی حفاظت کروں گا۔

ابو بکر الصبغی بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے دو اماموں کا زمانہ پایا ہے لیکن ان سے حدیث نہیں سن سکا۔ (۱) امام ابو حاتم الرازی (۲) امام محمد بن نصر المروزیہ رحمہما اللہ۔ امام محمد بن نصر سے زیادہ خوبصورت نماز پڑھنے والا میں نے نہیں دیکھا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بھڑ ان کی پیشانی پر بیٹھ گیا اور اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاٹنے کی وجہ سے خون آپ کے چہرے پر بہنے لگا' اس کے باوجود انہوں نے حرکت نہیں کی۔

محمد بن یعقوب الاخرم کہتے ہیں کہ محمد بن نصر سے زیادہ خوبصورت نماز پڑھنے والا میں نے بھی نہیں دیکھا۔ مکھی ان کے کان پر بیٹھتی تو کبھی مکھی بھی نہ اڑاتے۔ ہمیں ان کی عمدہ نماز' نماز میں خشوع اور نماز کا ڈر دیکھ کر خوشی محسوس ہوتی۔ اپنی ٹھوڑی کو سینے پر رکھ لیتے اور معلوم ہوتا کہ زمین میں گڑی ہوئی لکڑی کھڑی ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا نماز میں یہ حال تھا کہ اَعضاء کانپ رہے ہوتے اور دائیں بائیں ڈولتے رہتے۔ (۷۳)

ایک طرف اہل اللہ کی نماز کا یہ حال ہے' دوسری طرف ہم لوگوں کی نمازیں ہیں کہ کوئی گھڑی میں وقت دیکھ رہا ہے' کوئی رومال ٹھیک کر رہا ہے' کوئی ناک سے کھیل رہا ہے' کوئی ذہنی طور پر خرید و فروخت میں مصروف ہے' کوئی جیب سے نوٹ نکال کر انہیں گن رہا ہے' کوئی درو دیوار اور قالین کے نقش و نگار اور ڈیزائن پر غور کر رہا ہے یا ساتھ میں کھڑے نمازی کی حرکتیں نوٹ کر رہا ہے۔ ذرا غور کریں کہ ان میں سے اگر کوئی دنیا کے کسی بڑے آدمی کے سامنے کھڑا ہوتا تو ایسی حرکتیں کرتا؟ ہرگز نہیں' ہزار بار

---

۷۳) سلف صالحین کی نماز اور خشوع کے حالات معلوم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل کتب کا مُطالعہ مفید رہے گا: مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ' ج ۲۲۔ الخشوع فی الصّلاۃ لابن رجب الحنبلی۔ تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی' سلاح الیقظان / عبدالعزیز السلام۔ اور ذاتی حالات و سیرت سے متعلقہ کتب بالخصوص حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصفہانی (رحمہم اللہ جمیعًا)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ پھر ربِ کریم کے سامنے ایسا کیوں؟

(۱۶) نماز میں خشوع کے فضائل معلوم کرنا:

نماز میں خشوع اختیار کرنے کے بے شمار فائدے ہیں۔ چند ایک کا تذکرہ کئے دیتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَا مِنِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلاَةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَ هَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوعَهَا اِلاَّ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ ' مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً ' وَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلَّهُ)) (۷۴)

"جس مسلمان کو فرض نماز کا وقت مل جائے' پھر وہ اچھی طرح بنا سنوار کر وضو کرے' خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے' عمدہ طریقے سے رکوع کرے تو اس طرح اس کے سارے سابقہ چھوٹے گناہ معاف ہو جائیں گے' بشرطیکہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے' اور تاقیامت یہ فضیلت باقی رہے گی۔"

نماز کا اجر و ثواب خشوع کی نسبت کے مُطابق لکھا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((اِنَّ الْعَبْدَ لَيُصَلِّي الصَّلاَةَ مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْهَا اِلاَّ عُشْرُهَا' تُسْعُهَا' ثُمُنُهَا' سُبُعُهَا' سُدُسُهَا' خُمُسُهَا' رُبُعُهَا' ثُلُثُهَا' نِصْفُهَا)) (۷۵)

---

۷۴) صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ ح ۲۲۸

۷۵) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب ماجاء فی نقصان الصلاۃ=

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک بندہ نماز پڑھتا ہے' مگر ہر آدمی کا اجر مختلف لکھا جاتا ہے' دسواں حصّہ' نواں حصّہ' آٹھواں حصّہ' ساتواں حصّہ' چھٹا حصّہ' پانچواں حصّہ' چوتھا حصّہ' تہائی حصّہ یا آدھا حصّہ۔"

اس لئے کہ اس کو اتنی نماز کا ہی اجر ملے گا جتنی اس نے سوچ سمجھ کر پڑھی ہو گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

((لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلاَتِكَ اِلاَّ مَا عَقَلْتَ مِنْهَا)) (۷۶)

"تجھ کو نماز سے اتنا ہی اجر ملے گا جتنی تم نے سوچ سمجھ کر پڑھی ہے۔"

جب نماز مکمل اور خشوع کے ساتھ پڑھی جائے تب ہی وہ گناہوں سے بخشش کا ذریعہ بنتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ اُتِيَ بِذُنُوبِهِ كُلِّهَا' فَوُضِعَتْ عَلٰى رَاْسِهِ وَعَاتِقَيْهِ' فَكُلَّمَا رَكَعَ اَوْ سَجَدَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُ)) (۷۷)

"بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے سارے گناہ لا کر اس کے سر اور دونوں کندھوں کے اوپر رکھ دیئے جاتے ہیں' پھر جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو گناہ اس سے گر جاتے ہیں۔"

امام المناوی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں: "مراد یہ ہے کہ جب بھی وہ نماز کا کوئی رکن ادا کرلیتا ہے گناہوں کا کچھ

= ح ۷۹۶۔ و مسند احمد ۳۱۹/۴' ۳۲۱' ۲۶۴۔ و صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۱۰/۵ ح ۸۸۹۔ اور حدیث حسن ہے۔

۷۶) مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ ۶۱۲/۲۲

۷۷) السُّنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۳او حلیۃ الاولیاء ۱۰۵/۶' حالات ثور بن یزید' حدیث ۷۹۷۴۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح الجامع الصغیر ح ۱۶۷۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ اس کے ذمے سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اس طرح جب وہ نماز کو مکمل کر لیتا ہے تو سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں"۔ یہ فائدہ اس نماز کا ہے جس کی تمام شرطیں پوری کی گئی ہوں' ارکان و واجبات پر عمل کیا گیا ہو اور خشوع کے ساتھ پڑھی گئی ہو۔ یہ سارا مفہوم اسلوبِ حدیث سے واضح ہے' کیونکہ حدیث میں کہا گیا ہے: "جب بندہ کھڑا ہوتا ہے"۔ اس عبارت میں اشارہ موجود ہے کہ غلام اللہ ربّ العالمین' جو کہ سارے بادشاہوں کا شہنشاہ ہے' کے سامنے ذلت و عاجزی کے ساتھ کھڑا ہوا ہے۔[۷۸]

خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے والا جب فارغ ہوتا ہے تو اپنی روح کو ہلکا محسوس کرتا ہے۔ اسے محسوس ہوتا ہے جیسے بہت سارا بوجھ ان سے اتار کر رکھ دیا گیا ہے۔ اپنے آپ کو خوش' چُست اور آرام میں محسوس کرتا ہے' حتیٰ کہ اس کی آرزو ہوتی ہے کہ نماز ہی پڑھتا رہے۔ اس لئے کہ نماز اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک' روح کا چین اور دل کا سکون ہوتی ہے اور دنیا کی مشکلات سے بچنے کے لئے آرام دہ ٹھکانہ۔ چنانچہ مؤمن دنیا میں اپنے آپ کو مستقل قید اور تنگی میں محسوس کرتا ہے اور جونہی نماز شروع کرتا ہے اپنے آپ کو سکون و راحت میں محسوس کرتا ہے نہ کہ نماز سے جان چھڑاتا ہے۔

نماز سے محبّت کرنے والوں کا قول ہے: "ہم نماز ادا کرتے ہیں تاکہ نماز کے ذریعے آرام محسوس کریں" اور یہی بات اہل ایمان کے امام' پیشوا اور نبی ﷺ نے فرمائی ہے: ((یَا بِلاَلُ اَرِحْنَا بِالصَّلاَةِ))[۷۹] "اے بلال نماز

---

۷۸) فیض القدیر ۲/۳٦۸

۷۹) سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب فی صلاۃ العتمۃ ح ۴۹۸۵' ۴۹۸٦۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو تحقیق سنن ابی داؤد و مسند احمد =

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے ہمارے لئے راحت کا سامان کرو"۔ یہ نہیں فرمایا: "نماز سے ہماری جان چھڑاؤ۔"

نیز فرمایا ((جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلاَةِ)) (۸۰) "میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"۔ جس بندے کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہو وہ اس کے بغیر کس طرح چین و قرار پا سکتا ہے اور اسے چھوڑ کر اسے کس طرح صبر آ سکتا ہے؟ (۸۱)

⑰ دورانِ نماز دعاؤں کا اہتمام کرنا:

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے درخواست پیش کرنے' اس کے حضور عاجزی و انکساری کا اظہار کرنے' اس سے مانگنے اور اصرار کے ساتھ مانگنے سے بندے اور رب کے درمیان تعلق بڑھتا اور مضبوط ہوتا ہے۔ اور دُعا ہی عبادت ہے۔ اسی لئے بندے کو دُعا مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ﴾ (الاعراف: ۵۵) "اپنے رب سے دُعا کرو عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے"۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)) (۸۲) "جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔"

= ۳۶۴/۵

۸۰) مسند احمد ۱۲۸/۳ و سنن النسائی' کتاب عشرة النساء' باب حُبُّ النِّساء' ح ۳۹۴۹' والمستدرك للحاكم ۱۶۰/۲۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع ح ۳۱۲۴

۸۱) الوابل الصيب ص ۳۷

۸۲) سنن الترمذی' کتاب الدّعوات' باب ۱۲۶ ح ۳۵۶۶۔ استاذ عبدالقادر الارناووط نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ جامع الاصول ۱۶۶/۴ح ۲۱۳۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورانِ نماز دُعا کرنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔ درج ذیل مقامات پر آپ ﷺ نے دُعا فرمائی ہے۔ سجدہ' دو سجدوں کے درمیان' تشہد کے بعد۔ ان میں سے عظیم ترین مقام سجدے کے وقت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَھُوَ سَاجِدٌ' فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ)) (۸۳)

"بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ چنانچہ (سجدے میں) کثرت سے دُعا کیا کرو۔"

نیز فرمایا:

((اَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَاءِ ' فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ)) (۸۴)

"سجدوں میں خوب دُعا کیا کرو' کیونکہ قبولیتِ دُعا کا یہی مناسب موقع ہے۔"

رسول اللہ ﷺ سے سجدے میں مندرجہ ذیل دعائیں ثابت ہیں:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ" (۸۵)

---

۸۳) صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب مایقال فی الرکوع والسجود ح ۴۸۲ و سنن ابی داؤد' کتاب الصّلاۃ' باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود ح ۸۷۵ و سنن النسائی' کتاب الصّلاۃ' باب اقرب مایکون العبدمن اللّٰہ عزوجل ح ۱۱۳۶

۸۴) صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب النھی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود ح ۴۷۹' وسنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب فی الدعاءفی الرکوع والسجود ح ۸۷۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ! میرے سارے گناہ بخش دے، چھوٹے، بڑے، پہلے والے، بعد والے، جو سب کے سامنے کئے یا چھپ کر کئے۔"

دوسری دعا:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ" (۸۶)

"اے اللہ! میرے گناہ بخش دے جو میں نے چھپ کر کئے ہیں یا لوگوں کے سامنے کئے ہیں۔"

سجدے اور دو سجدوں کے درمیان کی باقی دعائیں سبب نمبر۱۲ میں گزر چکی ہیں۔ تشہد (اور درود شریف) پڑھنے کے بعد جو دعائیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں وہ یہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ: اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)) (۸۷)

"جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو چار باتوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔ کہے: (اے اللہ!) میں جہنم کے عذاب، قبر کے

---

۸۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود ح ۴۸۳ و سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب فی الدعاء والرکوع والسجود ح ۸۷۸

۸۶) سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب ٦٦ ح ۱۱۲۴/ ۱۱۲۳۔ تحقیق سنن النسائی میں علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ح ۱۰۷٦

۸۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب ما یستعاذ منہ فی الصلاۃ ح ۵۸۸ و سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول بعد التشہد ح ۸۹۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب' زندگی اور موت کی آزمائش' اور مسیحِ دجّال کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔"

رسول اللہ ﷺ یہ دُعا بھی پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ"(۸۸)

"اے اللہ! جو کام میں نے کئے ہیں ان کے شر سے مجھے محفوظ فرما' اور جو کام نہیں کئے ان کے شر سے بھی محفوظ کر دے۔"

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو یہ دُعا سکھائی:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا' وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ"(۸۹)

"اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کئے ہیں اور گناہ صرف آپ ہی بخش سکتے ہیں' پس اے اللہ! میری بخشش فرما دیجئے' اور یہ بخشش آپ کی طرف سے ہو' اور مجھ پر رحم فرما' بلاشبہ آپ کی ذات ہی بخشنے والی اور رحم فرمانے والی ہے۔"

آپ ﷺ نے سنا کہ ایک آدمی تشہد کے اخیر میں یہ دُعا پڑھ رہا تھا:

---

۸۸) صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب التعوذ من شر ما عمل... الخ ۲۷۱۶ و سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب فی الاستعاذہ ح ۱۵۵۰

۸۹) صحیح البخاری' کتاب صفة الصلاة' باب الدعاء قبل السلام ح ۷۹۹ و صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء' باب استحباب خفض الصوت بالذکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ یَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ"(۹۰)

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں —— اے اللہ! آپ کی ذات الاحد (تنہا) الصمد (بے نیاز) ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ آپ کسی کی اولاد ہیں' اور نہ ہی کوئی آپ کا ہم پلہ ہو سکتا ہے —— یہ کہ آپ میرے گناہوں کی بخشش فرما دیں' بے شک آپ ہی بخشنے والے' رحم فرمانے والے ہیں۔"

یہ دُعا سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی بخشش ہو گئی' اس کی بخشش ہو گئی' اس کی بخشش ہو گئی۔"

ایک دوسرے آدمی کو آپ ﷺ نے تشہد میں یہ دُعا پڑھتے سنا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ' وَحْدَكَ ' لَا شَرِیْكَ لَكَ ' الْمَنَّانُ ' یَا بَدِیْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ' یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ' یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ 'اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ 'وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ"(۹۱)

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' یقیناً ساری حمد و ثناء تیری

---

۹۰) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب مایقول بعد التشھد ح ۹۸۵ و سنن النسائی' کتاب السھو' باب ۵۸۔ علامہ البانی نے "تحقیق ابی داود" میں حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۹۱) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب الدُّعاء ح ۱۴۹۵۔ و سنن النسائی' کتاب السھو' باب الدُّعاء بعد الذکر ح ۱۲۹۹۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح سنن ابی داؤد ح ۱۳۲۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات کے لئے ہے' نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے' تُو تنہا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں' نعمتیں عطا کرنے والا' زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا۔ اے ذوالجلال والاکرام ذات! اے حی و قیوم ذات! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

یہ دُعا سن کر آپ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا! "کیا تم جانتے ہو کہ اس آدمی نے کس کا واسطہ دیا ہے؟" صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: "اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کے واسطے سے دُعا کی ہے اور یہ نام اس قدر عظمت والا ہے کہ جب اس کا واسطہ دے کر دُعا کی جائے تو اللہ قبول فرمالیتا ہے اور اگر اس نام کے واسطے سے مانگا جائے تو عطا کر دیتا ہے۔"

تشہد اور سلام کے درمیان میں آپ ﷺ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" (٩٢)

"اے اللہ! میرے سارے گناہ بخش دے' جو میں نے پہلے کئے ہیں اور جو بعد میں کئے ہیں' جو تنہائی میں کئے ہیں یا لوگوں کے سامنے کئے ہیں اور جو مجھ سے بلاارادہ ہو گئے ہیں' اور میرے گناہوں کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ کی صفت "المقدم" اور "المؤخر" ہے

---

٩٢) صحیح البخاری' کتاب الدّعوات' باب قول النّبی صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی...الخ ح ٦٠٣٥/٦٠٣٦۔ وصحیح مسلم' کتاب الذّکر والدُّعاء والتّوبة' باب التعوذ من شر ما عمل ح ٢٧١٩

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔"

اس طرح کی دعائیں یاد کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب لوگ تشہد سے فارغ ہو کر امام کے پیچھے خاموش بیٹھے رہتے ہیں اور انہیں خبر ہی نہیں ہوتی کہ اب کیا کریں' وہ یہ دعائیں پڑھ سکتے ہیں اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں اکٹھی کر سکتے ہیں۔

⑱ بعد از نماز اذکارِ مسنونہ کا اہتمام کرنا:

نماز پڑھنے سے جو فائدہ اور برکت حاصل ہوتی ہے اور دل میں جو خشوع پیدا ہوتا ہے' ان اذکار کی برکت سے وہ مستحکم ہو جاتے ہیں۔ اور اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ جو آدمی پہلی نیکی کی حفاظت کر لے اس کو دوسری نیکی کی توفیق مل جایا کرتی ہے۔ نماز کے بعد پڑھے جانے والے اذکار پر ذرا غور کریں جو کہ تین دفعہ "اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ" پڑھنے سے شروع ہوتے ہیں۔ گویا کہ نمازی دورانِ نماز پیدا ہونے والی کمی بیشی اور خشوع کی کمی کوتاہی پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں نوافل کو بھی پابندی سے ادا کرنا چاہیئے۔ یہ فرائض میں واقع ہونے والی کمی اور خشوع میں کوتاہی کی تلافی کر دیتے ہیں۔

اگلی فصل میں اُن اسباب کا بیان ہو گا جن کی وجہ سے خشوع میں کمی و کوتاہی واقع ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع کو متاثر کرنے والے کاموں سے بچنا

⑲ نمازی کو مشغول کرنے والی چیز کے پیچھے نماز پڑھنا :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقش و نگار والا کپڑا گھر کے کونے میں لٹکا رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا :

((اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا ' فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلَاتِيْ)) (۹۳)

"اس کپڑے کو یہاں سے ہٹا دو' کیونکہ اس کے نقش و نگار مجھے نماز میں مسلسل پریشان کرتے رہے ہیں۔"

جناب القاسم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے الماری کے اوپر تصویر دار کپڑا لٹکا رکھا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف رخ کرکے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا :

((اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلَاتِيْ))

"اسے یہاں سے ہٹا دو' کیونکہ اس کی تصویریں نماز میں مجھے مسلسل پریشان کرتی رہی ہیں۔"

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے ہٹا دیا اور اس کے تکیے بنا دیئے"۔ (۹۴)

---

۹۳) صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ فی ثیاب' باب ان صلی فی ثوب مصلب او تصاویر...الخ' ح ۳۶۷ ومسند احمد ۱۵۱/۳

۹۴) صحیح مسلم' کتاب اللباس والزینۃ' باب ۲۶' ح ۲۱۰۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ جب خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تاکہ اس کے اندر جا کر نماز ادا کر سکیں تو آپؐ نے اس میں مینڈھے کے دو سینگ دیکھے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپؐ نے عثمان الحجبی رضی اللہ عنہ سے کہا:

((اِنِّیْ نَسِیْتُ اَنْ آمُرَكَ اَنْ تُخَمِّرَ الْقَرْنَیْنِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ یَنْبَغِیْ اَنْ تَكُوْنَ فِی الْبَیْتِ شَیْءٌ یُشْغِلُ الْمُصَلِّی)) (۹۵)

"میں تمہیں یہ بات کہنا بھول گیا کہ تم ان دونوں سینگوں کو ڈھانپ دو۔ یہ بات مناسب نہیں ہے کہ بیت اللہ کے اندر کوئی ایسی چیز موجود ہو جو نمازی کو مشغول کر دے۔"

اس اصول کو سامنے رکھا جائے تو ایسی جگہ نماز پڑھنے سے بچنا چاہیئے جہاں لوگ کثرت سے گزرتے ہوں' شور شرابا ہوتا ہو' چیخ و پکار کی آوازیں ہوں' جہاں بیٹھ کر لوگ باتیں کر رہے ہوں' جہاں لوگ تاش' شطرنج وغیرہ کھیل رہے ہوں' یا ٹی وی چل رہا ہو' اور ہر وہ جگہ جہاں نظر مشغول ہو جاتی ہو۔

اسی طرح اگر ممکن ہو تو سخت گرم اور سخت سرد جگہ پر نماز پڑھنے سے بچنا چاہیئے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے گرمیوں میں نماز ظہر کو دیر سے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ امام ابنِ قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سخت گرمی میں نماز ادا کرنے سے خشوع اور دل لگانے کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور آدمی عبادت سخت پریشانی اور مشکل میں ادا کرتا ہے۔ اس لئے شارع علیہ السلام نے ظہر کی نماز دیر سے پڑھنے کا حکم دیا ہے

= وسنن النسائی' کتاب القبلة' باب الصلاة الی ثوب فیه تصاویر ومسند احمد ۱۱۲/۶

۹۵) سنن ابی داؤد' کتاب المناسك' باب فی الحجر' ح ۲۰۳۰۔ علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح سنن ابی داؤد' ح ۱۷۸۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ گرمی کا زور ٹوٹ جائے اور بندہ حاضر دل کے ساتھ نماز ادا کر سکے اور اُسے نماز کا فائدہ حاصل ہو جائے 'یعنی خشوع بھی ہو اور اُس کا دل بھی اللہ کی طرف متوجہ ہو"۔ (۹۶)

(۲۰) نقش و نگار والے کپڑے میں نماز پڑھنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کالی اور سفید دھاری والی قمیص میں نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ کی توجّہ اس کی دھاریوں کی طرف مبذول ہو گئی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: "یہ دھاری دار قمیص ابو جہم بن حذیفہ کو دے دو اور سادہ قمیص مجھے لا دو' اس قمیص نے تو مجھے نماز سے غافل کر رکھا تھا"۔ (۹۷)

چنانچہ تصویر والے کپڑے میں نماز ادا کرنا ممنوع ہے' اور بالخصوص جاندار اشیاء کی تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا' بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے' اگرچہ موجودہ زمانے میں یہ چیزیں وبا کی طرح پھیل گئی ہیں۔

(۲۱) کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ)) (۹۸)

---

۹۶) الوابل الصیب' ص ۲۲' ط دار البیان

۹۷) صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ فی الثیاب' باب اذا صلی فی ثوب له اعلام' ح ۳۶۶ و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب کراھة الصلاۃ فی ثوب له اعلام' ح ۵۵۶

۹۸) صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب کراھة الصلاۃ بحضرة الطعام' ح ۵۶۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی۔"

انسان کے سامنے جب کھانا رکھ دیا جائے تو اسے پہلے کھانا کھالینا چاہیئے' کیونکہ اگر وہ کھانا چھوڑ کر نماز شروع کر دے گا تو اس کا دل کھانے کے اندر اٹکا رہے گا اور اسے خشوع حاصل نہیں ہو گا۔ چنانچہ اسے اطمینان سے ضرورت پوری کر لینی چاہیئے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلاَۃُ فَابْدَءُوْا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلاَۃَ الْمَغْرِبِ وَلاَ تَعْجِلُوْا عَنْ عَشَاءِ کُمْ))(٩٩)

"جب شام کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے تم کھانا کھالو' اور کھانا بھی جلدی جلدی نہ کھاؤ۔"

دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

((اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِکُمْ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلاَ یَعْجِلَنَّ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ))(١٠٠)

"جب شام کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے شام کا کھانا کھالو اور ہرگز جلدی نہ کرو' بلکہ سکون سے فارغ ہو جاؤ۔"

(٢٢) بیت الخلاء کی ضرورت روک کر نماز پڑھنا:

ایک آدمی کو پیشاب یا پاخانہ کی حاجت تنگ کر رہی ہو اور وہ پھر بھی نماز پڑھتا رہے تو بلاشبہ یہ شکل خشوع کے منافی ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے

---

٩٩) صحیح البخاری' کتاب الاطعمۃ' باب اذا حضر العشاء فلا یعجل عن عشائه' ح ٥١٤٧ و صحیح مسلم' حواله سابقه' ح ٥٥٧

١٠٠) صحیح مسلم' حواله سابقه' ح ٥٥٩ و صحیح البخاری' حواله سابقه' ح ٥١٤٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے منع کیا ہے کہ کوئی پیشاب یا پاخانے کی حاجت کو روک کر نماز پڑھتا رہے [۱۰۱]۔ چنانچہ جس کسی کو ایسی صورت درپیش ہو وہ پہلے بیت الخلاء میں جا کر اپنی حاجت پوری کرے۔ اگر جماعت سے نماز چھوٹتی ہے تو چھوٹ جائے' کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّذْهَبَ الْخَلاَءَ وَقَامَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَبْدَءْ بِالْخَلاَءِ)) [۱۰۲]

"اگر کسی کا خیال ہو کہ وہ بیت الخلاء جائے اور اسی اثناء میں جماعت کھڑی ہو جائے' تو اسے پہلے بیت الخلاء جانا چاہئے۔"

بلکہ اگر اس طرح کی صورتِ حال نماز کے دوران پیش آ جائے تو اسے اپنی نماز چھوڑ کر قضائے حاجت کے لئے چلے جانا چاہئے' اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لاَ صَلاَةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلاَ وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ)) [۱۰۳]

"کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی' اور نہ اُس وقت جب پیشاب یا پاخانہ اسے دھکیل رہا ہو (نکلنے کے لئے زور لگا رہا ہو)۔"

---

۱۰۱) سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة' باب ما جاء في النهي للحاقن ان يصلي' ح ۶۱۷۔ علامہ البانی نے صحیح ابن ماجہ میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۱۰۲) سنن ابی داؤد' كتاب الطهارة' باب أيصلي الرجل وهو حاقن' ح ۸۸ وسنن الترمذي' كتاب الطهارة' باب ۱۰۸۔ امام الترمذی نے حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

۱۰۳) صحیح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام' ح ۵۶۰ وسنن ابی داؤد' كتاب الطهارة' باب أيصلي الرجل وهو حاقن' ح ۸۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح بلاشبہ خشوع ختم ہو جائے گا۔ اور جب پیٹ میں ہوا زور کر رہی ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

۲۳ نیند کے غلبے میں نماز پڑھنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا نَعِسَ اَحَدُکُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقُوْلُ)) (۱۰۴)

"جب دورانِ نماز تم میں سے کسی کو اونگھ ستانے لگے تو اسے جا کر سو جانا چاہیے' اُسے یہ تو خبر ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔"

اس حکم کا سبب بھی حدیث میں بیان ہوا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا نَعِسَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمَ' فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفَسَهُ)) (۱۰۵)

"جب نماز کے دوران کسی پر نیند غلبہ کر لے تو اُسے سو جانا چاہیے تاکہ اس کی نیند مکمل ہو جائے' کیونکہ اگر ایک آدمی نیند میں نماز پڑھتا رہا تو اسے کیا خبر کہ وہ استغفار کی جگہ اپنے آپ کو بد دعائیں

---

۱۰۴) صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب الوضوء من النوم' ح ۲۰۹۔ وصحیح مسلم' ح ۷۸۶

۱۰۵) صحیح البخاری' حوالہ سابقہ' ح ۲۰۹ وصحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین' باب امر من نعس فی صلاتہ' ح ۷۸۶ وسنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب النعاس فی الصلاۃ' ح ۱۳۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے رہا ہو۔"

اس طرح کی صورتِ حال تہجد کی نماز میں پیش آ سکتی ہے۔ ممکن ہے قبولیت دعا کا وقت ہو اور وہ بے سمجھی میں اپنے آپ کو بد دعائیں دیتا رہے۔ نوافل کے ساتھ ساتھ یہ حکم فرض کے لئے بھی ہے' بشرطیکہ اسے یقین ہو کہ وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ سو کر اُٹھ جائے گا۔

(۴۴) گفتگو کرنے والے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا:

نبی اکرم ﷺ نے اس طرح نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔ فرمایا:

((لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ)) (۱۰۶)

"سونے والے اور باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔"

اس لئے کہ باتیں کرنے والا اپنی آواز سے نماز سے غافل کر دے گا اور ہو سکتا ہے کہ سونے والے سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جو غفلت کا سبب بن جائے۔

امام الخطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے نزدیک گفتگو کرنے والوں کے پاس نماز پڑھنا مکروہ ہے' اس لئے کہ ان کی گفتگو نمازی کو غافل کر دے گی"۔ (۱۰۷)

اگرچہ اہل علم کی ایک بڑی تعداد نے اُن دلائل کو کمزور کہا ہے جن میں سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے۔

---

۱۰۶) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب الصلاۃ الی المتحدثین والنیام' ح ۶۹۴ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۷۹ والمستدرک للحاکم ۴/۲۷۰۔ علامہ البانی نے حدیث کے تمام طرق جمع کر کے حسن کا حکم لگایا ہے۔ ملاحظہ ہو ارواء الغلیل ۲/۹۳' ح ۳۷۴

۱۰۷) عون المعبود ۲/۳۸۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الصلاۃ میں باب الصّلاۃ خلف النائم کا باب باندھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ)) (۱۰۸)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے سامنے آپ کے بستر پر لیٹی ہوتی تھی۔"

حضرت مجاہد' حضرت طاؤس اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک سونے والے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے' مبادا وہ کوئی ایسی حرکت کرے جس کی وجہ سے نمازی پر غفلت طاری ہو جائے (۱۰۹)

تاہم اگر کوئی ایسا خطرہ نہ ہو تو نماز بلا کراہت جائز ہے۔

۲۵ کنکریاں سیدھی کرنے میں مصروف ہونا:

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی ہر سجدے کے موقع پر جگہ سیدھی کر رہا تھا۔ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً)) (۱۱۰)

"اگر تمہیں جگہ سیدھی کرنا ہے تو ایک ہی دفعہ کر لو۔"

---

۱۰۸) صحیح البخاری' کتاب سترۃ المصلی' باب الصلاۃ خلف النائم' ح ۴۹۰ و صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب الاعتراض بین یدی المصلی' ح ۵۱۲

۱۰۹) فتح الباری' شرح حدیث عائشۃ المذکورہ' ۱/۷۰۰' ط الریان

۱۱۰) صحیح البخاری' کتاب العمل فی الصلاۃ' باب مسح الحصٰی فی الصلاۃ' ح ۱۲۰۷ وصحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب کراھۃ مسح الحصٰی وتسویۃ التراب' ح ۵۴۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَمْسَحْ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً)) (۱۱۱)

"دورانِ نماز تم جگہ سیدھی نہ کرو' اگر ضرور ہی کرنا پڑے تو ایک دفعہ کرلو۔"

خشوع کی خاطر اس کام سے منع کیا گیا ہے تاکہ دورانِ نماز زیادہ کام نہ کرنا پڑے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اگر جگہ ٹھیک کرنے کی ضرورت ہو تو نماز شروع کرنے سے پہلے ٹھیک کر لے۔

دورانِ نماز ناک اور ماتھے کو صاف کرنا بھی مکروہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر پانی اور گارے میں سجدہ کیا اور اس کے اثرات بھی آپؐ کے ماتھے پر لگے رہے' اس کے باوجود آپؐ نے چہرے کو صاف نہیں کیا۔ توجّہ اور خشوع سے نماز ادا کرنا ہر چیز کو بھلا دیتا ہے اور اس سے غافل کر دیتا ہے۔ اسی لئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغُلاً)) (۱۱۲)

"نماز کی ایک اپنی مصروفیت ہوتی ہے۔"

حضرت ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "پیشانی والی جگہ کی کنکریاں ٹھیک کرنے کے بدلے اگر مجھے کوئی سرخ اونٹ بھی دے تو مجھے قبول نہیں"۔

جناب عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: "سلف صالحین نماز مکمل کرنے سے پہلے پیشانی

---

۱۱۱) سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاۃ' باب فی مسح الحصی فی الصلاۃ' ح ۹۴۶۔ بنیادی طور پر یہ روایت بخاری و مسلم میں موجود ہے' حوالہ ابھی گزرا ہے۔

۱۱۲) صحیح البخاری' کتاب العمل فی الصلاۃ' باب ما ینھی من الکلام فی الصلاۃ' ح ۱۱۴۱ و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب تحریم الکلام فی الصلاۃ' ح ۵۳۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے"۔ (۱۱۳)

۲۶ اونچی آواز سے پڑھ کر دوسروں کو پریشان کرنا:

جس طرح نمازی کی ذمہ داری ہے کہ ہر اُس کام سے اجتناب کرے جو نماز میں پریشانی پیدا کرتا ہو' اسی طرح اُس کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ دوسرے نمازیوں کو پریشان نہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلاَ اِنَّ کُلَّکُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلاَ یُؤْذِیَنَّ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَلاَ یَرْفَعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْقِرَاءَةِ)) اَوْ قَالَ: ((فِی الصَّلاَةِ)) (۱۱۴)

"سن لو! تم میں سے ہر ایک (نماز میں) اپنے رب سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہرگز کوئی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائے' لہٰذا کوئی کسی کے مقابلے میں اپنی آواز کو اونچا نہ کرے" —— یا فرمایا: "نماز میں ایسا نہ کرے۔"

دوسری روایت میں ہے:

((لاَ یَجْهَرْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ)) (۱۱۵)

"قرآن کو دوسروں کے مقابلے میں اونچی آواز سے نہ پڑھو۔"

---

۱۱۳) فتح الباری ۹۶/۳ شرح حدیث ۱۲۰۷۔ ط الریان القاہرۃ

۱۱۴) سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاۃ' باب رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل' ح ۱۱۸۳۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۱۱۵) مسند احمد ۳۶/۲۔ استاذ احمد شاکر نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ شرح احمد شاکر' ح ۴۹۲۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۷) دورانِ نماز اِدھر اُدھر نظر گھمانا:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا یَزَالُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَی الْعَبْدِ وَھُوَ فِي صَلَاتِہٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ ' فَإِذَا الْتَفَتَ اَعْرَضَ عَنْہُ))(۱۱۶)

"جب بندہ نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی بات سننے کے لئے متوجّہ رہتا ہے جب تک کہ بندہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے' اور جب بندہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگ جائے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجّہ ہٹا لیتے ہیں۔"

اور نماز میں التفات دو طرح کا ہوتا ہے:

اولاً: غیراللہ کی طرف دل کا متوجہ ہونا۔

ثانیاً: نگاہ کا دوسری طرف التفات کرنا۔ اور یہ دونوں شکلیں ہی ممنوع ہیں اور نماز کے اَجر کو کم کر دیتی ہیں۔ دورانِ نماز دوسری طرف متوجہ ہونے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

((اِخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلَاۃِ الْعَبْدِ))(۱۱۷)

"یہ اُس چوری کا نام ہے جو شیطان بندے کی نماز سے چرا لیتا ہے۔"

جو آدمی دورانِ نماز دل یا نگاہ سے اِدھر اُدھر التفات کر رہا ہو اس کی مثال اُس شخص کی ہے جس کو حاکمِ وقت نے بلا بھیجا ہو اور اپنے سامنے کھڑا کر کے

---

۱۱۶) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب الالتفات فی الصلاۃ' ح ۹۰۹ وسنن النسائی' کتاب السھو' باب التشدید فی الالتفات فی الصلاۃ' ح ۱۱۹۴۔ علامہ البانی نے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۱۷) صحیح البخاری' کتاب صفۃ الصلاۃ' باب الالتفات فی الصلاۃ' ح ۷۱۶ وسنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب الالتفات فی الصلاۃ' ح ۹۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے گفتگو کر رہا ہو' اور وہ اسی اثنا میں حاکم وقت کی طرف متوجّہ ہونے کی بجائے اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہو اور اس کا دل غیر حاضر ہونے کی وجہ سے حاکم کی بات کو سمجھ ہی نہ رہا ہو۔ ذرا سوچیں! حاکمِ وقت اس آدمی کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا؟

کم سے کم یہ سزا تو ضرور ہو گی کہ شدید غُصّے میں حاکمِ وقت اُس شخص کو اپنے سامنے سے ہٹا دے اور اس شخص کی قدر و منزلت بھی سرکار کی نگاہ میں کم ہو جائے۔ اس قسم کا نمازی کبھی اس شخص کے برابر نہیں ہو سکتا اور نہ ان دونوں کی نماز کا مرتبہ برابر ہو سکتا ہے جو حاضر دل کے ساتھ اللہ کی طرف متوجّہ ہو کر اس طرح نماز ادا کرتا ہے کہ اُس کے دل میں اُس ذات کی عظمت بیٹھی ہوئی ہے جس کے سامنے وہ کھڑا ہے۔ چنانچہ اس کا دل ہیبت اور خوف سے بھرا ہوا ہے' گردن اس کے سامنے جھکی ہوئی ہے اور رب کا اتنا حیا و لحاظ ہے کہ نہ اس کا دل دوسری طرف متوجہ ہوتا ہے اور نہ ہی نگاہ کسی دوسری طرف اٹھتی ہے۔

جناب حسین بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ "دو آدمی ایک ہی نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور دونوں (کی نماز) میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے' اس لئے کہ ان دونوں میں سے ایک دل کو اللہ کی طرف متوجّہ کر کے نماز ادا کر رہا ہوتا ہے اور دوسرا بے توجّہ اور غافل ہے"۔ (۱۱۸)

البتہ ضرورت یا مجبوری کے تحت التفات میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "نمازِ فجر کی اقامت ہو گئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانی شروع کی اور آپؐ گھاٹی کی طرف بار بار دیکھ رہے تھے"۔ امام

---

۱۱۸) الوابل الصیب' ص۳٦' ط دار البیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد نے اس کی توجیہہ یوں بیان کی ہے کہ "آپ ﷺ نے چوکیدارے کے لئے ایک سوار کو رات سے وہاں متعین کر رکھا تھا"۔ [(۱۱۹)]

اسی طرح آپ ﷺ نے اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا کو دورانِ نماز اٹھایا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو ان کے لئے دروازہ کھول دیا' لوگوں کو نماز کا طریقہ بتانے کے لئے منبر سے نیچے تشریف لا کر نماز پڑھ کر دکھائی' نمازِ کسوف کے دوران اپنی جگہ سے پیچھے ہٹ گئے' دیکھا کہ شیطان سامنے سے گزر کر آپؐ کی نماز خراب کر رہا ہے تو اسے پکڑ کر اُس کا گلا دبا دیا' سانپ اور بچھو کو دورانِ نماز مارنے کا حکم دیا' نمازی کے سامنے گزرنے والے کو ہاتھ سے روک دینے اور نہ رکنے کی صورت میں اس سے لڑائی کی اجازت' بلکہ حکم دیا' عورتوں کو (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) دورانِ نماز تالی بجانے کا حکم دیا' آپؐ نے دورانِ نماز اشارے سے سلام کا جواب دیا۔ یا ان سے ملتے جلتے کام جن کی واقعتاً کوئی ضرورت ہو' انہیں کرنے کی اجازت ہے۔ اور اگر بلاضرورت حرکتیں کی جائیں تو یہ لغو میں شمار ہو گا جو کہ خشوع کے منافی ہے اور لغو حرکات نماز میں منع ہیں۔ [(۱۲۰)]

(۲۸) آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا:

دورانِ نماز آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا منع ہے' اور اس سلسلے میں سخت تنبیہہ آئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

۱۱۹) سنن ابی داؤد' کتاب الجهاد' باب فضل الحرس فی سبیل اللّٰہ' ح ۲۵۰۱

۱۲۰) مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ ۲۲/۵۵۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلاَ يَرْفَعْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ)) (۱۲۱)

"جب تم نماز میں ہو تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف مت اٹھاؤ' خطرہ ہے کہ اسے اچک نہ لیا جائے۔"

دوسری روایت میں فرمایا:

((مَا بَالُ اَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِيْ صَلاَتِهِمْ)) (۱۲۲)

"لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے رہتے ہیں؟"

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلاَةِ)) (۱۲۳)

اس ضمن میں آپ ﷺ نے بہت ڈانٹ کر فرمایا:

((لَيَنْتَهِنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ)) (۱۲۴)

"وہ لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نگاہ قابو کر لی جائے گی۔"

---

۱۲۱) مسند احمد ۵/ ۲۹۴ و سنن النسائی' کتاب السهو' باب النهی عن رفع البصر الی السماء فی الصلاۃ' ح ۱۱۹۳۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع' ح ۷۴۹

۱۲۲) صحیح البخاری' کتاب صفة الصلاۃ' باب رفع البصر الی السماء فی الصلاۃ' ح ۷۱۷ و سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب النظر فی الصلاۃ ح ۹۱۳

۱۲۳) صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب النهی عن رفع البصر الی السماء فی الصلاۃ' ح ۴۲۹

۱۲۴) صحیح البخاری' حوالہ سابقہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۹) دورانِ نماز سامنے کی طرف تھوکنا:

یہ حرکت نماز کے خشوع کے سخت خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ کے ادب کے منافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰی)) (۱۲۵)

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو سامنے کی طرف مت تھوکے' کیونکہ دورانِ نماز اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں۔"

دوسری جگہ فرمایا:

((اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلَاۃِ فَلَا یَبْصُقْ اَمَامَهٗ' فَاِنَّمَا یُنَاجِی اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ' وَلَا عَنْ یَمِیْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ یَمِیْنِهٖ مَلَکًا' وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَیَدْفِنُهَا)) (۱۲۶)

"جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو سامنے مت تھوکے' کیونکہ نمازی دورانِ نماز اپنے رب سے باتیں کر رہا ہوتا ہے' اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے' کہ دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے۔ نمازی اپنی بائیں طرف

---

۱۲۵) صحیح البخاری' ابواب المساجد' باب حك البزاق بالید من المسجد' ح ۳۹۸ و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب النهی عن البصاق فی المسجد' ح ۵۴۷

۱۲۶) صحیح البخاری' کتاب المساجد' باب دفن النخامة فی المسجد' ح ۴۰۶ و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب النهی عن البصاق فی المسجد' ح ۵۴۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوک لے یا پاؤں کے نیچے تھوکے' بعد میں اسے دفن کر دے"۔(۱۲۷)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

((اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلاَتِہٖ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ ' وَاِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قِبْلَتِہٖ ' فَلاَ یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ))(۱۲۸)

"جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے' اور رب نمازی اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی آدمی قبلہ کے رخ نہ تھوکے' بائیں طرف تھوک لے یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔"

۳۰ نماز میں جمائی لینا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلاَۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ ' فَاِنَّ

---

۱۲۷) فی زمانہ یہ شکل اُسی وقت ممکن ہے جب آدمی صحرا وغیرہ میں نماز ادا کر رہا ہو۔ پختہ اور صفوں و قالینوں سے آراستہ مسجدوں میں اس شکل پر عمل کرنا خاصا غلط ہے ورنہ صفوں اور قالینوں کا ستیاناس ہو جائے گا۔ آج کے دور میں اگر تھوکنے کی مجبوری بن جائے تو کپڑے کا رومال یا ٹشو پیپر زیادہ مناسب ہے۔ اور اگر یہ دونوں دستیاب نہ ہوں تو سر کے رومال کا پلو یا قمیص کا دامن استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مسجد میں پاؤں کے نیچے تھوکنا بہرحال غلط ہے۔ بعض لوگ وقتی مجبوری کے تحت دی گئی اجازت کو "حکم" کا درجہ دے کر اس پر عمل کرنا کارِ ثواب سمجھتے ہیں اور یہ بہت بڑی لغزش ہے' لہٰذا "حکم" اور "مجبوری" کی اجازت میں فرق سمجھنا چاہیئے اور اسی اعتبار سے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔
(ابو عبدالرحمٰن)

۱۲۸) صحیح البخاری' حوالہ سابقہ' ح ۳۹۷ و ۳۹۸۔ وصحیح مسلم' حوالہ سابقہ' ح ۵۴۷ و ۵۴۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)) (۱۲۹)

"جب دورانِ نماز کسی کو جمائی آ رہی ہو تو جس حد تک ہو سکے اس کو روک لے' کیونکہ جمائی کے ذریعے شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔"

جب شیطان اندر داخل ہو گیا تو پھر نمازی کے خشوع کی عافیت نہیں۔ علاوہ ازیں جب نمازی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

(۳۱) دورانِ نماز کولہے پر ہاتھ رکھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ نماز کولھوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونے سے منع فرمایا ہے۔ (۱۳۰)

حضرت زیاد بن صبیح الحنفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی' میں نے اپنے ہاتھ اپنے کولھوں پر رکھ لئے' آپؓ نے میرے ہاتھوں پر مارا' جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: "نماز میں یوں صلیب کی شکل بنانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے"۔ (۱۳۱)

ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ کولھوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونے سے اہلِ

---

۱۲۹) صحیح البخاری' کتاب الادب' باب وما یکرہ من التثاء ب' ح ۵۸۶۹۔ وصحیح مسلم' کتاب الزھد والرقائق' باب تشمیت العاطس وکراھۃ التثاء ب' ح ۲۹۹۴و ۲۹۹۹۵

۱۳۰) صحیح البخاری' کتاب العمل فی الصلاۃ' باب الخصر فی الصلاۃ' ح ۱۱۶۱و ۱۱۶۲و صحیح مسلم' کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' باب کراھۃ الاختصار فی الصلاۃ' ح ۵۴۵

۱۳۱) مسند احمد ۱۰۶/۲۔ استاذ احمد شاکر نے حدیث کو صحیح کہا ہے' ح ۵۸۳۶ وسنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب الرجل یصلی مختصراً' ح ۹۰۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم کو ذرا سکون نصیب ہوگا[۱۳۲]۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آتشِ جہنم سے محفوظ رکھے۔

(۳۲) دورانِ نماز کپڑا لٹکانا:

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی منع کیا ہے کہ مرد اپنے منہ کو ڈھانپے۔[۱۳۳] امام الخطابیؒ کہتے ہیں کہ سدل سے مراد اس طرح کپڑا لٹکانا ہے کہ وہ زمین کو چھونے لگے، اور یہ مطلقاً منع ہے، کیونکہ یہ متکبّر لوگوں کی نشانی ہے، اور ایسی حرکت نماز میں اور بھی زیادہ بُری اور ناپسندیدہ ہے۔[۱۳۴]

ابن الاثیر رحمہ اللہ (النہایۃ فی غریب الحدیث کے مؤلف) کہتے ہیں: سدل کا معنی یہ ہے کہ اپنے دونوں کپڑے جسم کے گرد لپیٹ لے اور ہاتھوں کو بھی اندر ہی رہنے دے، پھر اسی حال میں رکوع و سجدہ کرے۔[۱۳۵]

ایک قول یہ ہے کہ: "یہودی اس طرح کیا کرتے تھے۔"

سدل کا ایک مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ کپڑے کو اپنے سر یا کندھوں پر ڈال لے اور اس کے کناروں کو آگے لٹکا لے، یا اپنے بازوؤں پر ڈال لے، پھر اُٹھتے بیٹھتے اسے ٹھیک کرنے میں لگا رہے۔ اس طرح کی جملہ شکلیں خشوع کو

---

۱۳۲) السُنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۸۷ باب کراھیۃ التخصر فی الصلاۃ

۱۳۳) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب السدل فی الصلاۃ، ح ۶۴۳۔ علامہ البانیؒ نے حدیث کو حسن کہا ہے۔

۱۳۴) مرقاۃ المفاتیح ۲/۳۴۷

۱۳۵) النہایۃ لابن اثیر ۲/۳۵۵، ط المکتبۃ العلمیۃ بیروت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراب کرنے والی ہیں۔ ہاں! اگر کپڑا بندھا ہوا ہو' یا اس طرح اوڑھا ہوا ہو کہ گرنے کا خطرہ نہ ہو اور نہ ہی نمازی کو مصروف کرے' تو ایسی شکل خشوع کے منافی نہیں ہو گی۔ رہا مُنہ کو چھپانے کا معاملہ تو علماء نے بیان کیا ہے کہ اس طرح آدمی اچھی طرح قراء ت نہیں کر سکتا اور نہ ہی عمدہ طریقے سے سجدہ کر سکتا ہے' لہٰذا اس سے منع کیا گیا ہے (۱۳۶)

(۳۴) جانوروں کی مشابہت اختیار کرنا:

چونکہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے اور اسے بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے لہٰذا کتنی بُری بات ہے کہ آدمی جانوروں کی نقل اتارے۔ چنانچہ نماز میں جانوروں کی مشابہت اور ان جیسی حرکتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ شکلیں یا تو خشوع کے منافی ہیں یا ان کی کیفیت ایسی ہے کہ نمازی کو زیب نہیں دیتا کہ ایسا کرے۔ مثلاً:

نبی اکرم ﷺ نے نماز میں تین کاموں سے منع کیا ہے: کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے' جانوروں کی طرح پاؤں پھیلانے سے اور اونٹ کی طرح جگہ بنانے سے۔ (۱۳۷)

"اونٹ کی طرح جگہ بنانے" کی تعبیر علماء کرام نے اس طرح کی ہے کہ مسجد میں کوئی ایک جگہ مخصوص کر لے' صرف وہیں نماز پڑھے' جیسے کہ

---

۱۳۶) مرقاۃ المفاتیح ۲/۲۳۶

۱۳۷) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ۔ ح ۸۶۲۔ وسنن النسائی' کتاب التطبیق' باب النھی عن نقرۃ الغراب' ح ۱۱۱۱۔ ومسند احمد ۳/۴۲۸۔ اور حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹ کی عادت ہے کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ نہیں بدلتا۔ (۱۳۸)

دوسری روایت ہے کہ : "رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع کیا ہے مُرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے سے، کُتّے کی طرح پاؤں آگے پسار کر بیٹھنے سے اور لومڑی کی طرح بار بار اِدھر سے اُدھر دیکھنے سے"۔ (۱۳۹)

جن کاموں کے ذریعے خشوع پیدا ہوتا ہے ان کے ذریعے خشوع حاصل کیا جائے۔ اور جن کاموں کی وجہ سے خشوع برباد ہوتا ہے ان سے پرہیز کیا جائے۔ ان گزارشات پر ہماری بات مکمل ہوئی۔

---

۱۳۸) الفتح الرَّبّانی ۹۱/۴

۱۳۹) مسند احمد ۳۱۱/۲ و مسند ابی یعلٰی الموصلی ۳۰/۵، ح ۲۶۱۹، والسُّنن الکبرٰی ۱۲۰/۲۔ علامہ البانی نے حدیث کو حسن کہا ہے۔ صحیح الترغیب، ح ۵۵۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خشوع کا فقہی حکم

علماء دین کے نزدیک خشوع کی اس قدر اہمیت ہے اور اس کا اتنا اونچا مقام ہے کہ انہوں نے درج ذیل سوال پر بحث کر کے جواب دیا ہے:

س جس آدمی کو نماز میں کثرت سے وسوسہ ہوا ہو کیا اس کی نماز صحیح ہے یا اسے دوبارہ نماز پڑھنی پڑے گی؟

ج امام ابنِ قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے اس سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ: اگر سوال کی نوعیت یہ ہو کہ جو آدمی نماز میں خشوع اختیار نہیں کرتا کیا اُس کی نماز ہوئی ہے یا کہ نہیں؟

تو ثواب کے نقطۂ نظر کو سامنے رکھا جائے تو اس کی نماز نہیں ہوئی' کیونکہ جس حد تک اس نے سوچ سمجھ کر نماز پڑھی اور اپنے رب کا خشوع کیا بس اتنی نماز ہی قبول ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: "تجھے نماز سے اسی قدر حصّہ ملے گا جس قدر تو نے سوچ سمجھ کر اسے ادا کیا ہے"۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "بندہ نماز ادا کرتا ہے تو کسی کا آدھا حصّہ لکھا جاتا ہے' کسی کا تیسرا' کسی کا چوتھا حتیٰ کہ کسی کا دسواں حصّہ لکھا جاتا ہے"۔ (۱۴۰)

اللہ تعالیٰ نے نمازیوں کی کامیابی کو خشوع کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جو خشوع سے نماز ادا نہیں کرتا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر بالفرض بغیر خشوع کے نماز ادا کرنے والے آدمی کی نماز کا ثواب شمار ہو سکتا تو وہ لازماً کامیاب شمار ہوتا۔ (نتیجہ یہ نکلا کہ جو خشوع نہیں کرتا اس کو ثواب

۱۴۰) حدیث کے مکمل الفاظ اور تخریج گزر چکی ہے' ملاحظہ ہو حاشیہ ۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ملتا اور نہ ہی وہ کامیاب شمار ہو سکتا ہے۔)

باقی رہا یہ مسئلہ کہ آیا شرعی حکم کے اعتبار سے اس کی نماز ادا ہو گئی اور اس کا فرض ادا ہو گیا؟ تو اگر اکثر وقت میں اس پر خشوع کی کیفیت رہی اور اس نے سوچ سمجھ کر نماز ادا کی تو بالاجماع اس کی نماز ہو گئی اور فرض کے بعد کی سنتیں اور ذکر اذکار نماز میں آنے والی کمی کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو جائیں گے۔

اور اگر اکثر وقت نمازی میں خشوع موجود نہ تھا اور نہ اس کو یہ خبر تھی کہ نماز کہاں سے شروع ہوئی اور کب ختم ہو گئی؟ تو ایسے آدمی کو نماز دہرانی چاہیئے یا نہیں؟ اس میں علماء و فقہاء کا اختلاف ہے۔ جن حضرات کے نزدیک خشوع نماز کا لازمی رکن ہے ان کے نزدیک نماز دہرانی ضروری ہے۔ اور جن حضرات کے نزدیک خشوع نماز کا لازمی رُکن نہیں ان کے نزدیک دہرانی ضروری نہیں۔

اسی اصول کی بنیاد پر نماز میں وسوسے کا مسئلہ طے ہو گا۔ امام احمد رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ابنِ حامدؒ کے نزدیک وسوسے کی صورت میں نماز دُہرانی پڑے گی۔ جبکہ اکثر فقہاء کے نزدیک نماز کا دہرانا ضروری نہیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ جو آدمی نماز میں بھول جائے اسے رسول اللہ ﷺ نے سجدۂ سہو کا حکم دیا ہے' نماز لوٹانے کو نہیں کہا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِنَّ الشَّیْطَانَ یَأْتِیْ اَحَدَکُمْ فِیْ صَلاَتِہٖ فَیَقُوْلُ: اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا مَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی یُضِلَّ الرَّجُلَ اَنْ یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی)) (۱۴۱)

(۱۴۱) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب فضل التاذین' ح ۵۸۳=

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"شیطان تمہارے پاس نماز میں آ کر کہتا ہے فلاں فلاں کام یاد کرو' جن کا اسے (نمازی کو) پہلے وہم و گمان تک نہ تھا' حتیٰ کہ انسان کو وہ یہ بھی بھلا دیتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔"

البتہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس کو نماز کا ثواب اتنا ہی ملے گا جس قدر اس کا دل حاضر تھا اور وہ رب کے سامنے عاجزی سے کھڑا تھا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے' کسی کے لئے آدھا اجر لکھا جاتا ہے' کسی کے لئے تہائی' کسی کے لئے چوتھائی' حتیٰ کہ کسی کا دسواں حصہ اجر لکھا جاتا ہے"۔ (۱۴۲)

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "تجھے نماز سے اسی قدر حصہ ملے گا جس قدر تو نے سوچ سمجھ کر اسے ادا کیا ہے"۔ چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ وسوسے کی شکل میں ثواب اور مقصود کے اعتبار سے نماز تو صحیح نہیں ہے' البتہ ہم اسے دہرانے کا بھی حکم نہیں دے سکتے' قانونی طور پر نماز ادا ہو گئی۔ (۱۴۳)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ' فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِيْنُ أَقْبَلَ' فَإِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ' فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ' يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا مَالَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ'

= وصحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعہ' ح ۳۸۹

۱۴۲) حدیث کے مکمل الفاظ اور تخریج گزر چکی ہے' ملاحظہ ہو حاشیہ ۷۵

۱۴۳) مدارج السّالکین ۱/ ۱۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یَظِلَّ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِكَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ)) (۱۴۴)

"جب مؤذن نماز کی اذان دیتا ہے تو شیطان دُور بھاگتا ہے اور اس کی ہوا نکلتی جاتی ہے، تاکہ وہ اذان کے الفاظ نہ سن لے۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو پلٹ آتا ہے، پھر جب اقامت ہوتی ہے تو بھاگ جاتا ہے، جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو واپس پلٹ آتا ہے، حتیٰ کہ انسان کے خیالات میں گھس جاتا ہے اور اسے ایسی ایسی چیزیں یاد دلاتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں نہیں ہوتیں، حتیٰ کہ اسے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔"

فقہاء کا استدلال ہے کہ جس شخص کو شیطان نے اس قدر نماز سے غافل کر دیا کہ اسے یہ بھی خبر نہ رہی کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے، ایسے آدمی کو رسول اللہ ﷺ نے صرف دو سجدۂ سہو کا حکم دیا ہے، نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا۔ فریق اول کے خیال کے مطابق اگر اس کی نماز باطل ہو چکی ہوتی تو آپ ﷺ اس آدمی کو نماز دہرانے کا حکم دیتے۔

علماء نے کہا ہے کہ سجدۂ سہو کا یہی فائدہ ہے کہ شیطان نے بندے کو نماز کے دَوران وسوسہ میں مبتلا کیا اور حضورِ قلب میں مانع ہوا تو سجدۂ سہو کے ذریعے شیطان کی ناک رگڑ دی گئی۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ان دو سجدوں کا نام "مُرْغَمَتَیْنِ" (ناک رگڑنے والے) تجویز فرمایا ہے۔

---

۱۴۴) صحیح البخاری، کتاب السھو، باب اذا لم یدر کم صَلّٰی...الخ، ح ۱۲۳۱، و صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان، ح ۳۸۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ یہ کہیں کہ اسے ضرور ہی نماز دہرانی چاہیئے تاکہ نمازی کو اس کے ثمرات اور فوائد حاصل ہو جائیں تو اس کا فیصلہ اس کو خود کرنا چاہیئے۔ وہ چاہے تو ان فوائد و ثمرات کو پانے کے لئے دوبارہ نماز پڑھ لے اور چاہے تو اپنے آپ کو محروم کر لے۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ ہم ایسے آدمی کو نماز لوٹانے کا پابند کریں گے اور اگر اس نے نماز نہ دہرائی تو اسے سزا کا مستحق قرار دیں گے اور تارکِ نماز والے احکام اس پر لاگو کریں گے تو یہ بات صحیح نہیں ہے۔ اور یہ دوسرا قول ہی زیادہ راجح قول ہے کہ جس آدمی کو نماز میں وسوسہ ہوتا ہے اس کی نماز کا اجر کم ہو جاتا ہے' البتہ فی نفسہٖ نماز ادا ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم!

آخری بات

خشوع کا معاملہ بہت اہم ہے اور اس بارے میں سُستی خطرناک ہے۔ صرف وہی آدمی (معیارِ مطلوب پر) پورا اتر سکتا ہے جس کو اللہ توفیق دے۔ خشوع کی محرومی بہت بڑی مصیبت ہے اور قابل توجہ معاملہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ" (۱۴۵) "اے اللہ! ایسے دل سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں خشوع نہ ہو"۔ خشوع کا تعلق دل سے ہے جو کہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ اور

۱۴۵) سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب فی الاستعاذۃ' ح ۱۵۴۸ و سنن النسائی' کتاب الاستعاذۃ' باب الاستعاذۃ من نفسٍ لا تشبع' ح ۵۴۸۲۔ علامہ البانی نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع' ح ۱۲۹۷

۱۴۶) الوابل الصیب' ص ۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع اختیار کرنے والوں کے درجات بہت زیادہ ہیں۔ چنانچہ کسی کا خشوع آسمان کو چھو رہا ہے اور کوئی اس طرح نماز سے فارغ ہو جاتا ہے کہ اس کو کچھ خبر ہی نہیں ہوتی۔

نماز میں خشوع کے اعتبار سے لوگوں کے پانچ درجے ہیں۔

اول: ظالم، جس نے اپنے آپ پر ظلم کیا، اور کمی کی، اس نے نماز کا وضو بھی اچھی طرح نہیں کیا، وقت، حدود اور ارکان کے بارے میں بھی کوتاہی کی۔

دوم: جس نے نماز کے وضو، اوقات، حدود اور ظاہری ارکان کا تو خوب خیال رکھا، لیکن وسوسۂ شیطان کا مقابلہ کرنے کی بجائے اس کے وسوسے میں بہہ گیا اور خیالوں میں گم رہا۔

سوم: جس نے حدود و ارکان کا بھی خوب خیال رکھا اور خیالات و وساوس کو جھٹکنے کی بھی خوب خوشش کی۔ یہ آدمی دشمن کے خلاف جہاد میں مصروف رہا تاکہ وہ اس کی نماز چرا کر نہ لے جائے۔ درحقیقت یہ آدمی بیک وقت نماز اور جہاد میں مصروف رہا ہے۔

چہارم: جو نماز کے لئے کھڑا ہوا تو اس کے حقوق و ارکان اور حدود کا پوری طرح خیال رکھا اور اپنے دل کو بھی حدود و ارکان کی خاطر حاضر رکھا تاکہ کسی چیز میں کمی نہ ہو جائے۔ بلکہ اس کی ساری محنت و کوشش یہی رہی کہ نماز بتمام و کمال ادا ہو، بلکہ اپنے دل کو بھی نماز کے مقام اور اپنے رب کی عبادت و بندگی میں غرق رکھا۔

پنجم: پانچویں آدمی کا حال بھی چوتھے آدمی والا ہے۔ آگے بڑھ کر اس نے اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے سامنے نچھاور کر دیا، دل کی آنکھوں سے اللہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف دیکھتا رہا' اُس ذاتِ اَقدس سے ڈرتا رہا اور اس کی محبّت و عظمت سے دل کو اس طرح بھرے رکھا جیسے کہ اسے بچشم خود دیکھ رہا ہو۔ اس آدمی کے وسوسے اور خیالات ویسے ہی کافور ہو جاتے ہیں' کیونکہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان جو پردے تھے وہ سب اٹھ گئے ہیں۔ یہ آدمی صحیح معنی میں نماز کے دَوران اپنے رب کے ساتھ مشغول ہے اور اسے دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر رہا ہے۔

پہلا آدمی سزا کا مستوجب ہے۔ دوسرے کا بھی حساب ہو گا۔ تیسرے کو معافی مل جائے گی۔ چوتھا آدمی اجر وثواب کا مستحق ہے' اور پانچواں تو اپنے رب کا مقرب بندہ ہے' کیونکہ یہ تو ایسا آدمی ہے جس کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ دنیا میں جس آدمی کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہو گی آخرت میں اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اللہ رب العزت والجلال کا قرب ہو گا' بلکہ دنیا میں ہی اسے آنکھوں کی ٹھنڈک اللہ کے قرب کی صورت میں مل جائے گی۔ اور جس شخص کو اللہ کے قرب سے ٹھنڈک نصیب ہو گی اس شخص کو دیکھ کر ہر آنکھ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ اور جس کی آنکھیں اللہ کے قرب میں ٹھنڈی نہیں ہوتیں اس کے سامنے ساری دنیا حسرتیں بن جاتی ہے۔ (۱۴۶)

آخر میں اللہ عزوجل سے عاجزی کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ ہم سب کو خشوع اختیار کرنے والا بندہ بنا دے اور کمی و کوتاہی کو اپنے فضل سے معاف کر دے۔ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیب

خشوع کا اصطلاحی مفہوم	۶
خشوع کو پوشیدہ رکھنا	۷
خشوع کا حکم	۱۱
اسبابِ خشوع	۱۴
خشوع پیدا کرنے یا مضبوط کرنے والے کاموں کا اہتمام کرنا	
① نماز کی تیاری	۱۷
② نماز میں اطمینان و سکون	۱۸
③ نماز میں موت کو یاد کرنا	۲۰
④ قرآنی آیات اور اذکارِ نماز پر غور و فکر اور حسب حال ان کا جواب دینا	۲۱
⑤ ہر آیت پر رُکنا	۲۸
⑥ قرآن حکیم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور آواز کو خوبصورت بنانا	۲۸
⑦ نمازی کو معلوم رہے کہ اللہ اسکی نماز کا جواب دے رہا ہے	۲۹
⑧ اوٹ کے قریب نماز پڑھنا	۳۱
⑨ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر سینے پر باندھنا	۳۲
⑩ سجدہ گاہ پر نظر ٹکائے رکھنا	۳۳
نماز میں آنکھیں بند کرنا	۳۴
⑪ انگلی کو ہلانا	۳۶
⑫ قرآن حکیم کی سورتوں، آیتوں، اذکار اور دعاؤں کو ادل بدل کر پڑھنا	۳۷
⑬ سجدۂ تلاوت کرنا	۴۳
⑭ اللہ تعالیٰ سے شیطان کی پناہ مانگنا	۴۵
شیطانی وسوسے کا علاج	۴۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑮ سلف صالحین کی حالت نماز پر غور کرنا	۴۹
⑯ نماز میں خشوع کے فضائل معلوم کرنا	۵۴
⑰ دورانِ نماز دعاؤں کا اہتمام کرنا	۵۷
⑱ بعد از نماز اذکارِ مسنونہ کا اہتمام کرنا	۶۳
خشوع کو متاثر کرنے والے کاموں سے بچنا	
⑲ نمازی کو مشغول کرنے والی چیز کے پیچھے نماز پڑھنا	۶۴
⑳ نقش و نگار والے کپڑے میں نماز پڑھنا	۶۶
㉑ کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا	۶۶
㉒ بیت الخلاء کی ضرورت روک کر نماز پڑھنا	۶۷
㉓ نیند کے غلبے میں نماز پڑھنا	۶۹
㉔ گفتگو کرنے والے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا	۷۰
㉕ کنکریاں سیدھی کرنے میں مصروف ہونا	۷۱
㉖ اونچی آواز سے پڑھ کر دوسروں کو پریشان کرنا	۷۳
㉗ دورانِ نماز اِدھر اُدھر نظر گھمانا	۷۴
㉘ آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا	۷۶
㉙ دورانِ نماز سامنے کی طرف تھوکنا	۷۸
㉚ نماز میں جمائی لینا	۷۹
㉛ دورانِ نماز کولہے پر ہاتھ رکھنا	۸۰
㉜ دورانِ نماز کپڑا لٹکانا	۸۱
㉝ جانوروں کی مشابہت اختیار کرنا	۸۲
خشوع کا فقہی حکم	۸۴
آخری بات	۸۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ اہم دعائیں

خانگی حالات کی درستگی کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّی فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ ﴿مسلم﴾

(ترجمہ) اے اللہ تو میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے ہر کام کے سدھار کا ذریعہ اور ہر بہتر کام کی حفاظت کرنے والی چیز ہے اور میری خانگی اور دنیاوی اصلاح فرمادے جس سے میری معاش متعلق ہے اور میری آخرت کو ٹھیک کردے جہاں مجھے مر کر جانا ہے اور میری زندگی کو میری ہر بھلائی کی زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنادے کہ موت کے بعد ہر برائی سے راحت نصیب ہو۔

بدبختی سے بچنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشِّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ. ﴿بخاری ومسلم﴾

(ترجمہ) اے اللہ میں بلا کی مشقت اور بدبختی کے ملنے سے اور (قسمت کے) برے فیصلے سے اور دشمنوں کی خوشی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیمار پر دم کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.

﴿مسلم﴾

(ترجمہ) اللہ کے نام کے ساتھ تیرے اوپر دم کرتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو تجھے ایذا پہنچائے اور ہر اس چیز کی برائی اور حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے اللہ تجھ کو شفا دے اللہ کے نام کے ساتھ تیرے اوپر دم کرتا ہوں۔

سجدہ تلاوت کی دعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْراً وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْراً وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْراً وَتَقَبَّلْهَا مِنْ عِنْدِكَ دَاوُدَ. ﴿ترمذی، ابن ماجه، ابن خزیمه﴾

(ترجمہ) اے اللہ اس سجدے کے بدلے میرے لئے اپنے ہاں اجر لکھ لے اور اس کے ذریعہ مجھ سے (گناہوں کا) بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنالے اور اسے مجھ سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا تھا۔

(۲) سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

﴿ترمذی، نسائی﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا۔ اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ نکالے اپنی طاقت اور قوت سے پس برکت والا ہے اللہ جو سب بنانے والوں سے اچھا ہے۔

ادائیگی قرض کے لیے دعا

(۳) اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. ﴿ترمذی﴾

(ترجمہ) اے اللہ تو مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام سے بچادے اور اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنے علاوہ سب سے بے نیاز کر دے۔

بے قراری کی دعا

(٤) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِي شَاْنِي كُلَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ.

﴿ابوداؤد﴾

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں پس تو مجھے ایک آنکھ جھپکنے کے برابر میرے نفس کے سپرد نہ کر اور میرے تمام کام درست کردے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

غم اور فکر دور کرنے کی دعا

(٥) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ. ﴿بخاری﴾

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے اور عاجز ہو جانے اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض کے چڑھ جانے اور لوگوں کے غالب آجانے سے۔

مجلس کے اختتام کی دعا

(٦) سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴿ترمذی، ابوداؤد﴾

(ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور ہم تیری حمد کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔

ABU UMAIMAH OWAIS

مطبع: بھارت آفسیٹ، دہلی۔٦

QURAN LEARNING & RESEARCH FOUNDATION • HYD. INDIA •

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

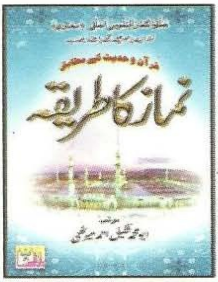

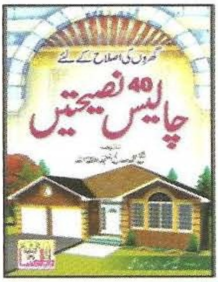

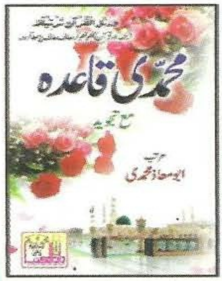

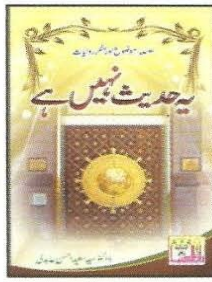

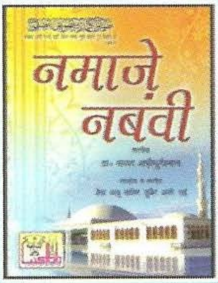

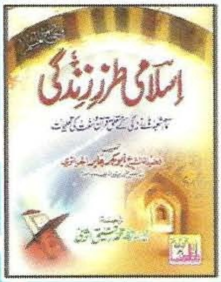

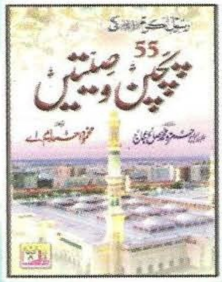

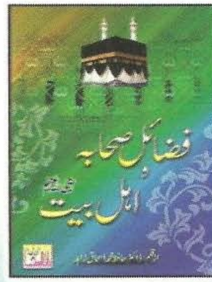

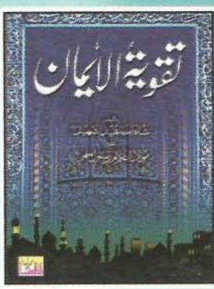

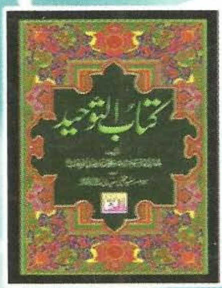

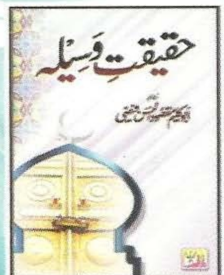

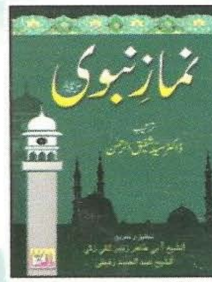

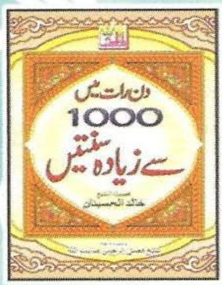

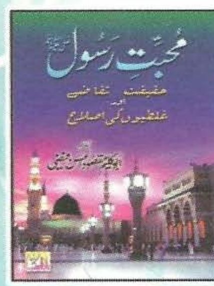

DARUL KUTUB AL ISLAMIA DELHI

دار الکتب الاسلامیۃ، دہلی

DARUL KUTUB AL ISLAMIA

419, Urdu Market, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6

Phone & Fax : 23269123, E-mail : darulkutub@hotmail.com